

OUT OF PRINT.

**GOVERNMENT OF INDIA
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA.**

Class No.

U
348.97

Book No.

Mu 656

N. L. 38.

MGIP Santh.—S1—30 LNL/58—94.59—50,000.

هَذَا بَصَائِرُ النَّاسِ هَدًى وَحِمَّةٌ لِقَوْمِ الْيُوقِنُونَ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

NO 2485
Date 24.1.34
CALCUTTA

جواب دینے میں المستند
سنہ ۱۳۲۵ھ



جلد اول
سنہ ۱۹۰۵

مع کتاب التائیل جاء حایو

حسب ساج خیر نوامان اسلام باہتمام منبرہ انتم محمد ابو القاسم محمد بن الناصر

مطبع المطاوع و المجلد انکرناسرین مطبع ہوا

I. E. 34

u

34897

mu 656

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله العليُّ الكريم الوهاب - الذي يعطي من فضله من يشاء بغير حساب - على ما اطلعت
تفضله واطاب به - ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له - الرحيم التواب - ونشهد ان
محمد عبده ورسوله المنتخب من اشرف الانساب - وصلى الله عليه وعلى آله واصحابه
الذين هم الابرار الباقون - اما بعد پس احقر العباد بنده اثم محمد ابوالقاسم
موجودين ومتبعين سنت نبويه كى خدمت يابركت مين گذارش کرتا ہے کہ جناب
والد ماجد مولانا مولوی محمد سعید صاحب نے ۱۸ ارماہ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ
یوم یکشنبہ کو بعارضہ سکته اس دار الفزائے طرف دارالقرار کے رحلت فرمائی
انا لله وانا اليه راجعون - جناب والد ماجد مرحوم نے اپنے عین حیات میں
جو بہت سے استفتاءؤں کے جواب دیئے تھے ان کے دو حصے تھے مگر معلوم نہیں کہ
ایک حصہ کس خدا کے بندے نے لے لیا - اللہ او سپر رحم کرے کہ اس نے اپنا فائدہ
سمجھ کر دوسروں کو اس کے فائدہ سے محروم کیا - اب اس خیال سے کہ یہ حصہ بھی
ضائع نہ ہو جاوے اور عام مسلمانوں کو اس سے فائدہ ہو سکے طبع کا کیا -
واللہ الموفق والمعين - علیہ توکلت والیہ اخیب -

سوال اول - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

کہ ایک مسجد قدیم کے اوپر جدید تعمیر ہوتی ہے اس غرض سے کہ دس سر زمین پہ
 کی مسجد میں اور گرامین اور پر کی مسجد میں نماز ہوا کرے تاکہ نمازیوں کو سردی کوئی
 کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے یا اللہ کوئی صورت ہر سہ کی کردے تو نیچے کی مسجد
 میں طالب علم اور اذہر نماز ہوا کرے اب ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جب تک
 نیچے کی مسجد کے چھت میں امام کے سر پر ایک سوراخ تھا بڑا نہ ہو کہ اس میں سے
 ایک آدمی نکل سکا اور پر کی مسجد میں نماز ناجائز ہے اور جو دریافت کیا کہ کس کتب
 میں ہے تو نشان نہیں دیتے اور ابو داؤد و ترمذی و دارمی میں ابی سعید رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عن
 کلھا مسجد الا المقبرة والحمام پھر بھلا مسجد کی چھت پر نماز کیونکر نہ ہوگی ہم
 میں نہیں آتا۔ اسکا جواب موافق قرآن و حدیث کے صحیح مدلل جلد رحمت فرمایا
 کہ گم گشتہ راہ راست پر آدین اور آپ اجر خدا سے پاویں۔
 محمد ریاست علی۔

الجواب

مسجد کے چھت کے اوپر جو لوگ نماز پڑھتے ہیں نماز ادنیٰ درست ہے بخاری جلد
 اول میں ہے باب اذا كان بين الامام وبين القوم حائط او ستوة وقال الحسن
 لا باس ان تقطع وبينك وبينه من قال ابو جعفر يا نعم بالامام والكنان
 بينكما طريق او جدار اذا سمع تكبير الامام۔ ترجمہ یہ باب ہے اس ارک
 بیان میں جب درمیان قوم اور امام کے دیوار یا کوئی آڑ ہو حسن نے کہا اگر
 درمیان امام اور مقتدی کے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ابو جعفر نے کہا اگر جب
 درمیان امام کے راستہ یا دیوار ہو تو بھی امام کی اقتدا کرے جب امام کی تکبیر کو
 سنا ہو۔ پھر اس کے بعد امام بخاری نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ

یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ مبینہ میں چنانچہ نماز پڑھتے تھے صحابہ نے باہر سے
آجلی آئندگی - غرض اس حدیث و اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ سوراخ کریشکی
کچھ ضرورت نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

درہ محمد سعید عفی عنہ ۴۴ رجب ۱۳۱۲ھ

سوال

کیا فرماتے ہیں محدثین معتبرین مسئلہ ذیل میں کہ ایک شخص نے بوجہ رہتے ہوئے
اپنی بی بی کے بہن حقیقی کو اوسکے عقد کیا بوجہ رواج ملک تکچے عالی جو عقد میں
آئی اوسکی طرف سے نکاح پیدا ہوا وہ مرد عقد کنندہ از روے شریعت مرتکب گناہ
کبیرہ کا ہے یا نہیں۔ ہر دو مرد و عورت شریعت میں زانی قرار دیجائیں یا
نہیں اور وہ نکاح عند الشریعہ حرام زادہ ہے یا نہیں اور آگے کی بی بی اوسکی بہن
حقیقی کو عقد کرنے کی وجہ سے حرام ہوگی یا حلال رہی اور وہ نکاح جتنے نقطہ سے
پیدا ہوا اوسکے میراث سے محروم ہے یا نہیں ؟

الجواب

دو بہنوں سے نکاح کرنا یعنی ایک بہن کے ہونے دوسری بہن اوسکی سے نکاح
کرنا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں
فرماتا ہے سورہ نسا میں ہے وان تجوزا بین الاختین فلا ما قد سلف
یعنی اللہ نے حرام کیا ہے جمع کرنے کو درمیان دو بہنوں کے مگر جو زمانہ طہارت
میں گذر گیا وہ معاف ہے تفسیر عالم التذلل میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے
ولا تجوزا بین الاختین فی النکاح سواء كانت الاختان بالنب
او بالرضاع لا فانکح امرأة ثم طلقها بائنا جائز فی النکاح اختها حاصل کلام کا
یہ ہے کہ اس شخص نے جسکا سوال میں مذکور ہے جو نکاح دوسرا کیا ہے وہ ناجائز اور

اور وہ شخص مرتکب حرام کا عند الشرح ہے دونوں مرد و عورت زانی اور زانیہ
پیدا ہوا وہ حرامی ہو گا اور حرامی وارث نہیں ہوتا۔ پہلی بی بی حرام نہ ہوگی بلکہ
حلال رہے گی بخاری جلد ثانی میں ہے کہ سالی سے زنا کرنے میں
عورت حرام نہیں ہوتی واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ
از بنارس دارالانوار رجب ۱۳۱۳ھ

جناب خاتونہ الحدیث مولانا دیشینا سید محمد نذیر حسین صاحب اداہم اللہ ظلمکم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب کا والا نامہ عرصہ دو ہفتہ کا ہوا شرف صدور
لاکر موجب راحت کا ہوا۔ مسئلہ سائنڈ میں ایک فتویٰ میں لکھا ہوا ہے میری
تحقیق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ سائنڈ تحت میں ما اہل بہ بغیر اللہ کے داخل
ہے جب کوئی چیز جائدار غیر اللہ کے نام سے بہ نیت تقرب کے پکاری گئی تو اس پر
خیانت اثر کر گئی علت کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ ما جعل اللہ من بحیرۃ
ولا ما حیۃ مینما جعل مینما سنی اللہ حیوانا بحیرۃ اخر کے ہیں۔ کما فی فتح البیان
وایشاد السار علیا ما شیخ کے حق میں کما قالہ الامام الرازی وغیرہ مفصل بحث میں اس کو
انشار اللہ تعالیٰ بعد فراغت کے ایک رسالہ لکھوں گا۔

رقیمہ نیاز محمد سعید عفا اللہ عنہ از بنارس محلہ دارالانوار

۱۴۱۱ھ رجب ۱۳۱۳ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل مندرجہ ذیل میں۔

سوال اول سوکھا بچھا حرام ہے یا نہیں **سوال دوم** شراب کا بچھا
حرام ہے یا نہیں **سوال سوم** اگر کوئی ٹھیکہ دار اپنے منہا ہی سے چھ روپیہ دیکر
آٹھ روپیہ لکھ کر آٹھ روپیہ کا مطالبہ کرے تو وہ زائد نفع ہو گا یا سود۔ مینواتر جودا۔

جواب سوال اول دوم

جانتا چاہیے کہ بیچنا سود اور شراب کا حرام ہے بخاری جلد اول صفحہ ۲۹ میں
عن جابر بن عبد اللہ اندہ سمع اللہ علیہ السلام یقول عام الفجر وهو
بمكة ان اللہ ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر یعنی جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول مسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ و
رسول نے شراب اور مردار اور سور کا بیچنا حرام کیا ہے۔ اس حدیث کو مسلم
وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بیچنا سود اور
شراب کا حرام ہے اور تھیکہ بھی ایک قسم کی بیج ہوتی ہے تو یہ تھیکہ لینا دینا و دو
حرام ہیں اگر مرنگ و سکا حلال جان کر کرنا ہے تو کافریہ و رنہ فاسق۔

جواب سوال سوم۔ دُر و پیر سپاہی سے تھیکہ دار کا زائد لکھنا جائز ہے
چند دیکر آنکھ لینا سود ہے منافع نہیں ہے کیونکہ سود بیچا ہوتا ہے کہ بغیر کسی معاوضہ
کے فائدہ حاصل ہو یہ دونوں روپیہ درحقیقت سود ہے۔ اور بموجب قول اللہ
تعالیٰ احل اللہ البیع و حرم الربو کے سود حرام ہے مسلم میں ہے لعن من سول
اللہ مسلم اکل الربو و موكله و کاتبه و شاهدہ یعنی لعنت کی ہے رسول اللہ
مسلم نے سود لینے والے اور دینے والے اور لکھنے والے اور گواہ کو حاصل کلام
یہ ہے کہ یہ دُر و پیر زیادتی کا حرام ہے اور یہ آمدنی مقبول نہیں ہے اور
ایسے کاموں پر کسی مسلمان کو نوکری کرنا نہ چاہیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
لا تقاتلوا ظالمین و لا تعدوا ان میں مت مذکور گناہ اور ظلم کی بات پر۔
ایسے کاموں میں نوکری سے مذکور گناہ چاہیے واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید حفظہ اللہ عنہ

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سوتیلی دو بیٹوں کا نکاح میں جمع کرنا درست ہے یا نہیں۔ بیوا تو جردا۔

الجواب۔ سوتیلی دو بیٹوں علاقائی کو جمع کرنا بھی درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تجمعو بین الاختین۔ یعنی دو بیٹوں کو نکاح میں جمع مت کرو۔ بہنیں عام ہیں خواہ حقیقی ہوں خواہ علاقائی یا اختیائی واللہ اعلم بالصواب۔
حررہ محمد سعید عفی عنہ۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی کا بڑا لڑکا اپنے باپ کے تجارت میں نصف مال دیکر شریک ہو تو بعد مرنے باپ کے وہ لڑکا مثل اور وارثوں کے وارث ہوگا یا بعد تقسیم کر لینے اپنے نصف مال کے۔ بیوا تو جردا۔

الجواب۔ صورت مرقومہ میں بیشک نصف مال سپر کلان کا اور نصف مال میں جو باقی ہے ترک تقسیم ہوگا لکھ ما لثبتہ یعنی تمہارے لئے وہ ہے جو تم نے کیا یا اب جو نصف مال سپر کلان میں نزاع کرے وہ ظالم ہے۔
واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں۔
۱۔ دو بہنیں سگی سے نکاح کرنا کیسا ہے۔

۲۔ اور جو شخص فتوے جواز کا دیوے وہ کیسا ہے۔

۳۳۔ اور جو شخص دو بہن سٹی سے نکاح کے ہو اور اسکو امام مقرر کرنا کیسا ہے۔
 ۳۴۔ اور جو شخص باوجود سبھاہ دہش کے دو بہن سے نکاح کرے وہ کیسا ہے
 بیواؤں پر۔

الجواب

جواب سوال اول۔ دو بہن سے خواہ حقیقی ہوں یا علقانی نکاح کرنا یعنی
 دونوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ہاں اگر ایک بہن مر جاوے تو پھر
 دوسرے سے کر سکتا ہے یا ایک کو طلاق دیدے تب بھی دوسرے سے کر سکتا ہے
 جمع کرنا دو بہنوں کو حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
 وان تمحوا بین الاختین الا ما قد سلف یعنی حرام ہے کہ دو بہنوں کو
 جمع کرو کر پہلے گزرا۔

جواب سوال ۲ و ۳ و ۴۔ جو شخص فتویٰ جمع کرنا نکاح میں دیوے
 وہ کافر ہے اور اسکی امامت ناجائز ہے ایسے شخص کے ساتھ جب تک توبہ نہ کرے
 اکل شرب نہ چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حرمہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال اول

کیا خواتین علمادین اس مسلمین کے زید نے ایک عورت کافرہ سے تناکب
 بعد ایک مدت کے اسکی لڑکی (پہلے خاوند سے جو کافر تھا) آئی اور وہ بھی بیوہ
 ہے اور مسلمان ہو گئی آیا زید کو اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

سوال دوم

ایک عورت مسلمان آئی اور اس نے بیان کیا کہ میں بیوہ ہوں اس مجھ
 بیان عورت پر ایک محمدی نے اس سے نکاح کر لیا اور کچھ حقیقات اسکی بیوہ

وغیرہ ہونے کی نکی تو آیا نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب

جواب سوال اول۔ جس عورت سے زنا کیا اس عورت کی فری سے نکاح کرنے میں علماء کا اعتقاد ہے علماء محدثین و امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک نکاح کرنا جائز ہے اور نکی دلیل ہے کہ حرمت نکاح کے واسطے کوئی دلیل قرآن و حدیث سے ہونی چاہیے کوئی دلیل قرآن و حدیث سے پائی نہیں گئی اور امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک یہ نکاح جائز نہیں جیسا کہ ہدایہ و شرح وقایہ میں مذکور ہے۔
جواب سوال دوم۔ عورت اگر نیک ہے تو اس کا بیان نکاح کے واسطے کافی ہے حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح وغیرہ کے معاملہ میں حضرت مسلم نے عورت کے بیان کو کافی سمجھا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ ۲۰ محرم یوم شنبہ ۱۳۱۵ھ

سوال اول

تھیکہ گھات اور عجیلی تالاب کی لینا شرعاً درست ہے یا منع۔

جواب

گھات کا تھیکہ لینے میں کسی طرح کی قباحت نہیں معلوم ہوتی بان البتہ عجیلی تالاب میں سے بطور تھیکہ یا بیج کے لینا یہ درست نہیں ہے بحسن ابی مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشتروا السمک فی الماء فانہ غررہ رواہ احمد ترجمہ۔ ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بت خرید و عجیلی کو پانی میں بیشک یہ نہ دھوکا ہے۔

سوال دوم

جو مسلمان پیشہ کاشتکاری کرتا ہے اور سود بھی لیتا ہے یعنی علاوہ پیشے سود خواری کے اور بھی پیشہ حلال کرتا ہے اس کے یہاں نوکری کرنا اور دعوت کھانا درست ہے یا نہیں۔

جواب

جو مسلمان سود لیتا ہے وہ فاسق ہے فاسق کی دعوت کھانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حدیث میں آیا ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اجابة دعوة الفاسقین۔

سوال سوم

رمضان شریف میں تراویح آٹھ رکعت پڑھنا اور بین رکعت پڑھنا دونوں درست اور سنت ہے یا فقط آٹھ رکعت اور بین رکعت پڑھنا بدعت و گناہ ہے یا جائز ہے۔

جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت تراویح کا آٹھ رکعت تراویح اور بین رکعت ترک کر گیا رہ رکعت ہے اور بین رکعت کا پڑھنا نہ حضرت سے ثابت ہے نہ خلفائے راشدین سے بخاری شریف میں ہے عن عائشة قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا ینقص علی احد من عشیرتہ رکعة۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اور موطا امام مالک میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور نسیم داری کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھو۔

سوال حرام

زنا و اطاعت دلی ہیمہ جلیق زنگی کذب گوئی فحش بکنا غیبت کرنا چوری کرنا توہ
خالص سے معاف ہوتی ہے یا نہیں اور توبہ خالص کرنے والا مثل بیگناہ کے
ہے یا نہیں بخاری شریف میں تائب گناہ کی نسبت کیا ثابت ہے۔

جواب

جو ان گناہوں سے خالص توبہ کرے گا وہ مثل او من شخص کے ہوگا جس نے
گناہ نہیں کیا ہے اور یہ حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب له بخاری کی
ہیں ہے بلکہ ابن ماجہ کی ہے۔

سوال پنجم

جمعہ کے روز خطبہ میں شرار و ترغیب حسانت کی واسطے پڑھنا درست ہے یا منع
اور رمضان شریف میں الوداع پڑھنا اور عیدین میں الوداع پڑھنا جائز ہے
یا مکروہ یا حرام۔

جواب

رمضان شریف اور عیدین میں الوداع پڑھنا بدعت ہے اسکا ثبوت قرآن
ثلثہ میں پایا نہیں گیا اور خطبہ جمعہ میں اگر قرآن کے آیات اور حدیث پڑھ کر
اوسکا مطلب لوگوں کو سمجھا دین تو یہ جائز ہے۔ حدیث صحیح مسلم میں آیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور اوس خطبہ میں لوگوں کو
نصیحت فرماتے تھے نصیحت اسی صورت میں ہو سیکگی جب ترجمہ کیا جائے گا
خطبہ میں شعرون کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

سوال ششم

مسید شیخ کو پتھان یا اور کوئی قوم مسلمان پابند تقویٰ سے بیعت ہونا درست ہے

یا نہیں اور ایک شخص کو کسی شخصوں سے بیعت ہونا درست ہو یا نہیں۔

جواب

بیعت سے کیا مراد ہے اگر بیعت سے تو یہ مراد ہے تو درست ہے ان اگر کم
عند اللہ اتقی کم اور اگر بیعت سے مراد بیعت امامت کرنی ہے تو اس کے
واسطے شرط یہ ہے کہ امام کا قریشی ہونا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں یہی بیعت تھی اور اگر بیعت
سے مراد یہ بیعت ہے جو پیرزادوں میں مروج ہے جیسے بیعت خاندانِ ہاشمیہ
اور سنہد و رید وغیرہ کے یہ بیعت بدعت ہے۔ بیعت تو یہ کی جائز ہے اس طور پر
کہ کسی پر ہیزگار کے ہاتھ پر بیعت کرے گو وہ کسی قوم کا ہو کہ میں آج کے ہاتھ پر کرنا ہوں
سے تو بہ کرتا ہوں یا ناز کا پابند رہوں گا یا زکوٰۃ دیا کروں گا اور یہ بیعت ایک
اومی کے ہاتھ پر ہو یا متعدد آدمیوں کے ہاتھ پر ہو درست ہے۔ جو جو مسلمین
عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی حضرت
کے ہاتھ پر مسلمانوں کے ساتھ خبر خواہی کر نیکی واسطے اسلئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور بھی لوگ بیعت کیا کرتے تھے جس سے جواز بیعت تو بکا معلوم
ہوتا ہے۔

سوال سہم

تعزیر بنانا اور اس کے ترک میں نقصان مال اور اولاد سمجھنا اور بنانے میں
محبت امامین شریفین سمجھنا کیا ہے بدعت یا شرک۔

جواب

تعزیر بنانا بدعت ہے اور اس کے ترک میں نقصان مال اور اولاد سمجھنا شرک
اور اس کے بنانے میں کوئی محبت امامین کی نہیں ہے۔

سوال ششم

ایک رئیس ہندو نے ایک طوائف کے کہنے سے مسجد بخشتے ہوایا اپنے خزانہ
یا اوس طوائف کے مال سے۔ لہذا اوسین ثواب مسجد ہے یا مثل اور جگہ کے
نماز اوسین ہوتی ہے۔

جواب

مال حرام سے جو مسجد بنائی جائے وہ حکم میں مسجد کے نہیں ہے اوس میں نماز
پڑھنا نہ چاہیے۔

سوال ہفتم

جو شخص معتبر مسلمانوں سے سنے کہ فلان فلان شخص تمہارا کھیت کاٹ لے گئے ہیں
یا اور کوئی نقصان کیا لہذا بعض اوسکو وہ شخص بھی اوسکا نقصان کر سے
شرعیہ میں کیا حکم ہے۔

جواب

اگرچہ معتبر آدمی سے معلوم ہوا ہے کہ کسی نے اوسکا کوئی نقصان کیا ہر اوسکو
بدلہ اوسکا نقصان نہ کرے حدیث سے ایسے ہی سمجھا جاتا ہے۔

سوال ہشتم

محرم میں جہان تعزیر جمع ہونے میں اکثر جگہ کشائی و کٹری وغیرہ کھیل ہوتے
ہیں وہاں جانا برئیت دیکھتے تماشے کے درست ہے یا حرام۔

جواب

درست نہیں ہے حدیث میں آیا ہے من شرب مواء کوم فهو منہم۔

سوال نواں

نازمین آئین بالچکر کے نسبت اکثر لوگ آیہ ادعوا سبکھ تضرعا و خفیة پیش کرتے

ہیں لہذا جہر و خفی کو محبت ہے یعنی قوی چہرے یا خفیہ کہنا۔

جواب

سب تفسیر مفسرہ آن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت سے جہر کہنا آمین کا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر عباسی میں تفسیر کے ساتھ موجود ہے اور مفصل بحث اسکی رسالہ سکین صفحہ ۲۹ تا ۳۲ میں قابل دید ہے۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال

- ۱۔ دار الحرب کی کیا تعریف ہے از روئے قرآن و حدیث فرمائیں۔
- ۲۔ جس ملک میں کل احکام شرعی کیا عبادات اور کیا معاملات کے برتنے جائیگی مانعت ہو وہ دار الحرب ہے یا نہیں اور جہان بعض احکام کے برتنے کی مانعت ہو عمارتیں سے کہ بعضیت نوعی یا صنفی ہو یا شخصی وہ کیا۔
- ۳۔ اگر احکام شرعی کے برتنے کی مانعت سے سلطنت یا ملک دار الحرب ہو جاتا ہے تو بعض مسلمانوں کا روکا جانا شرط ہے یا کل یا اکثر یا نصف کا۔
- ۴۔ جس ملک میں حدود شرعی نہ جاری ہوں اور نہ جاری کر سکیں وہ دار الحرب ہو گا یا نہیں۔

۵۔ جس ملک میں اہل اسلام حالت مجبوری میں شلائمیل وغیرہ (باوجود تمنا کے) اہل صلوٰۃ و صوم اگرچہ وہ اس تمنا کے پہلے غیر مصلتی و غیر صائم رہے ہوں اور صفات ذمیمہ اور قائم کبیرہ کے ساتھ نصف رہے ہوں صوم و صلوٰۃ وغیرہ سے روکے جائیں یا اوکے کرنے سے معاقب ہوں ایسے ملک پر دار الحرب کا اعلان ہو سکتا ہے یا نہیں علیٰ ہذا القیاس شراب پینے پر مجبور کے بنادین در ان حالیکہ وہ بنیال حرمت او سکونہ پینا چاہتے ہوں یا بے ستری پر مجبور کو جائیں اور وہ خیال میں ہوں

المنظور ایک نیا سیراز ہون + الجواب

در مختار اور اسکے شرح وغیرہ کتب میں ہے کہ تصدیق داسر الاسلام دار
حرب الاسلام امور ثلاثہ باجراغ احکام اہل الشریک و با اتصالہا بدار الحرب
و بان لا یبقی فیہا مسلم او ذمی امتیایا لامان الاول علی نفسہ - یعنی دار اسلام
دار الحرب نہیں ہوتا مگر تین شروط سے اول یہ کہ احکام اہل شرک کے وہاں جاری
ہوں ثانی دار الحرب سے متصل ہو۔ ثالث مسلمانوں کو اونکی جان پر امن نہ ہو۔ فقہاء
کے نزدیک یہ تین شرطیں ہیں یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور صاحبین کے
مذہب کا ایک شرط ہے (ہو اظہار حکم الکفر یعنی ظاہر ہونا حکم کفر کا)۔ ان تین
کوئی دلیل نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے دیکھنے اور صحابہ کرام کے واقعات
نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دار الحرب میں سے ہجرت واجب ہے وہ ہے کہ
اس میں وہ مسلمان بطور امن اور اعلان کے عبادت نہ کر سکیں جیسے مکہ معظمہ کا
سابق میں حال تھا اگر مسلمان امن سے عبادت کر سکیں اور پادشاہ وہاں کا کافر ہو
تو وہ دارالامن ہے جیسے حبشہ میں صحابہ نے ہجرت کی پادشاہ وہاں کا نصاریٰ تھا
پھر مسلمانوں کو عبادت سے منع نہ کرتا تھا۔ ایسے ہی حال ہندوستان کا ہے کہ
یہ دارالامن ہے مسلمان لوگ جمعہ عید وغیرہ شعار اذان ادا کرتے ہیں نہ دار الحرب
ہے نہ دارالاسلام ہاں جس صورت میں مسلمان اپنے اداۓ فرائض سے روکے
جائیں تو یہ بھی دار الحرب ہو جائے گا واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ جس ملک میں اداۓ فرائض پر روک ہو گو ایک ہی فرض پر ممانعت
ہو وہ ملک دار الحرب ہے جیسے حالت سابقہ مکہ معظمہ کی تھی۔

۲۔ اگرچہ بعض مسلمان بھی اداۓ فرائض سے روکے جاویں تو بھی وہ ملک

دار الحرب ہے گل کی کچھ ضرورت نہیں۔

۴۔ حدود کا قائم کرنا امام کا کام ہے نہ ہر مسلمان کا ملک ہمیشہ میں جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ہجرت کا حکم دیا وہاں حدود وغیرہ کچھ قائم نہ تھیں فقط مسلمان اپنی جان و مال پر مامون ہو کر عہادت کرتے تھے۔ غرض جس ملک میں حدود شرعی نہ جاری ہوں وہ دار الحرب نہیں ہو سکتا۔ آجکل کے زمانہ میں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ روم شام مصر کسی ملک میں حدود شرعی جاری نہیں ہیں پھر بھی ان پر اطلاق دار الحرب کا نہیں کیا گیا حدود شرعیہ کے جاری کرنے کی ہر مسلمان کو تکلیف نہیں دی گئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۵۔ اگر کسی ملک کی ایسی حالت ہو جیسے کہ سوال خاص میں ہے تو ایسا ملک شریک دار الحرب ہے ایسے ملک سے ہجرت کرنی فرض ہے واللہ اعلم و علیہ اجمع و احکم بحکمہ
حور و محمد سعید معنی مدنی

سوال

جب آفات ہوتی ہو اور کوئی جماعت میں مجاہدے تو بعد ادا اسے فرض بجاعت سنت فخر جو اس نے پہلے نہیں پڑھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

جواب

جس نے فجر کی سنت نہیں پڑھی اور جماعت میں شریک ہو گیا (اس وجہ سے کہ حدیث میں آیا ہے عن ابی حنیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقمیت الصلوۃ فکاملوها الا المکتوبۃ ترذی صعباً وریقی من ہر عن ابی حنیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقمیت الصلوۃ فکاملوها الا المکتوبۃ قبل یا رسول اللہ واکرم حق الفجر قال واکرم حق الفجر مثل لاوطار جلد ۲ یعنی ابو ہریرہ سے روایت ہے اوس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب قائم کیا دے نماز تو نہیں کا کوئی

نماز نماز فرض کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اور نہ فجر کی دو سنتیں حضرت نے فرمایا اور نہ فجر کی سنتیں انویہ شخص بعد نماز فرض قبل طلوع آفتاب کے بھی فجر کی سنتیں پڑھ سکتا ہے۔

صحیح ابن حبان میں ہے۔ حدثنا اسحاق بن خزيمة ووصيف بن عبد الله الحافظ قال حدثنا الدج بن سليمان قال حدثنا اسد بن موسى قال حدثنا الليث بن سعد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن ابيه عن جده عن عيسى بن قهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح ولم يكن ركع ركعتي الفجر فلما سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فركع ركعتي الفجر ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر اليه فلم يتكبر عليه۔ عيسى بن قهد سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز فرض پڑھی حالانکہ اس نے فجر کی دو رکعتیں سنت نہیں پڑھی تھی تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو رکعتیں سنت پڑھ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے تھے اور اس پر انکار نہیں کیا اعلام اہل المعروضہ سنن دارقطنی میں ہے۔ حدثنا ابو بكر الينا ابوريث نا ابي يعقوب بن سليمان ولفه بن مزروق قالنا اسد بن موسى نا الليث بن سعد عن يحيى عن ابيه عن جده انه جاء والنبي صلى الله عليه وسلم يصلي صلوٰۃ الفجر فمضى معه فلما سلم قام فمضى ركعتي الفجر فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ما حاتم الركنان قال لم اكن صليتهما قبل الفجر فسكت ولم يقل شيئا۔ یعنی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے حالانکہ بنی مسلم فجر کی فرض پڑھتے تھے تو انھوں نے بھی سفر کے ساتھ نماز پڑھی اور جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فجر کی دو رکعتیں سنت پڑھ لی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو رکعتیں کیسی تو انھوں نے کہا کہ میں نے انکو قبل فرض کے نہیں پڑھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اور کچھ نہیں فرمایا۔ اعلام مثلاً۔ ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص قبل پڑھنے فجر کی دو رکعتیں سنت کے جماعت میں شریک ہو گیا وہ بعد فرض قبل طلوع آفتاب فجر کی سنتیں پڑھ سکتا ہے۔ رہا ترمذی کا کہنا کہ عیسیٰ بن قہد کی روایت رسول اللہ

سودہ ایک خاص طریق کی سنت کہتے ہیں جس کو انہوں نے اپنی کتاب میں لایا ہے
 نہ ہر طریق۔ اور نیز مرسل بھی حنفیوں کے نزدیک بحث ہے۔
 واضح ہو کہ ملا صاحب نے جو حدیثیں نقل کی ہیں وہ فجر کی سنت کی فضیلت میں ہیں
 اور حدیثوں کو اس بحث سے کچھ تعلق نہیں۔

سوال

ایک عورت کا نکاح کے وقت غلطی سے نام بدل کر نکاح پڑھا دیا۔ یہ نکاح جائز ہے
 یا نہیں۔

جواب

یہ نکاح جائز ہے کیونکہ گھر میں اس نام کی دوسری کوئی عورت نہیں ہے اور
 نکاح بھی جاہل ہے کہ عورت منکوحہ وہی ہے فقط نام کی غلطی ہے غلطی کو اللہ تعالیٰ
 نے معاف فرمایا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکروا علیہ

سوال

کا لا خضاب کیسا ہے۔

جواب

نہایت مسرور ہے جیسا کہ حدیث میں ہے عن جابر قال اتی بالی قمح فتر یوم فتح مکة و
 ساسہ وکحینه کاشفا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا هذا البشی
 واجتنبوا النساء مراہ مسلم یعنی لائے گئے ابو قحافہ (ابو بکر صدیق کے باپ) فتح مکہ کے دن
 حالانکہ ان کا سر دھوئی ڈاڑھی تھامہ (ایک درخت ہے جس کا پھل نہایت سفید ہوتا ہے) کی طرح
 سفید تھا تو نبی مسلم نے فرمایا بدل ڈالو اس کو کسی سے اور بچکانہ کرنے سے۔

سوال

کبیرہ گناہ کو سبک جان کر کیا اوس کا حکم ہے ؟

جواب

جس نے کبیرہ گناہ باوجود کبیرہ معلوم کرنے کے کیا وہ نافرمان و عاصی ہو کیونکہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے بچنے کو فرمایا ہے عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنوا سبع الموبقات قال یا رسول اللہ وما هن قال الشک
باللہ والسحر وقتل النفس اللتی حرم اللہ بالا حلی واکل الربو واکل مال الیتیم لتولی
یوم الزحف وخذف الحشائش المومنات العافلات متفق علیہا اوس سے نہ بچا اور جان
بوجہ کر گیا وہ نافرمان ہے اور جو نافرمان ہو اور رسول کا وہ نافرمان ہو اللہ کا اور جس
نافرمانی کا اللہ اور اس کے رسول کی داخل کرے گا اوسکو اللہ جہنم میں اور اس کے لئے عذاب
ہے ذیل کرنے والا۔ جیسا کہ اس آیت میں ہے من یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ
یصل علیہ نارا لا یفلأ فیہا ولہ عذاب مضیق یعنی جس نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے
رسول کی اور بڑھا اس کے حدود سے تو اللہ داخل کرے گا اوسکو جہنم میں ہمیشہ
ہمیشہ کو اور اس کے لئے عذاب بے ذیل کرنے والا۔

سوال

بیسے مشرک و بدعتی کی امامت درست ہے یا نہیں جو اپنے اس فعل سے انکار
کرتا ہے۔

جواب

بے ادبی اپنے فعل بد کو بد جانتا ہے اور اوس سے انکار کرتا ہے تو ایسا آدمی
ظاہر انیک ہے اور نیک آدمی کو امام بنانا درست ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں
ہے۔ اجعلوا لکم حیا کرنا وادۃ الدار فطنی۔ یعنی بناؤ اپنا امام چونکہ ہو +

سوال

بعد نماز عیدین مصافحہ درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ بدعت ہے کیونکہ قرون ثلاثہ میں اسکا ثبوت نہیں ہے۔

سوال

اذان سے پہلے درود بآواز بلند بول کر اذان شروع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ ناجائز ہے اس لئے کہ یہ بھی قرون ثلاثہ میں نہیں پایا گیا۔

سوال

کوئی شخص کسی سے سود لے اور اس میں معاملہ کرے وہ معاملہ حرام ہے یا حلال اور سود کے لینے میں اور سود کے دینے میں کیا فرق ہے۔

جواب

سودی روپیہ سے فائدہ اٹھانا اور اسکو تجارت میں لانا حرام ہے کیونکہ سود حرام ہے تو نفع بھی حرام ہے۔ اور سود کی حرمت میں کسیکو کلام نہیں جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے احل الله البيع وحرّم الربو۔ یعنی اسنے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

اور سود کا دینے والا اور لینے والا دونوں برابر ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔ عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل الربو و منوكله و كاتبه و شاخصه و قال هم سواء یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھاتے والے اور اسکو دیکھنے والا اور اسکو لےنے والا سب برابر ہیں۔

سوال

سود خوار کی امامت جائز ہے یا نہیں اور اسکی نکاح خوانی داؤسکی گواہی

جواب

و د خوار آدمی برا ہوتا ہے اور ایسا آدمی امامت کے لائق نہیں کیونکہ حضرت مسلم
ایسے تھے اپنا امام نیک آدمی کو بناؤ۔ جیسا کہ اس حدیث میں ہے اجعلوا امامکم
مما رکبہ۔ تم بناؤ اپنا امام نیک آدمی کو۔ ایسے آدمی کو نکاح خوان و گواہ بنانا
جی ٹھیک نہیں۔ والسلام۔

سوال

جی جی دھچرے بھائی کی لڑکی اور عانی سے نکاح درست ہے یا نہیں حالانکہ او
شہر ہرنے انتقال کیا۔

جواب

جو بچہ جی اور عانی اور دھچرے بھائی کی لڑکی یہ تینوں حود میں اون عورات سے (جنگو اللہ
عائے نے اپنے کلام پاک حرمت سے والحمضت نکستہ کر فرمایا ہے) نہیں ہیں اور نہ
و کے اعلیٰ و اسفل سے ہذا اون سے نکاح ہائز ہے اور سلی حرمت کی کوئی دلیل نہیں
اور اصل ہر چیز میں علت ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اور قرآن میں صاف ہے کہ
حلکم ما وراء ذلك ان یبتغوا ہا موائکم۔

سوال

و کی شخص اپنی بی بی عاتق کو پورا ہر ادا کر کے طلاق دیا بعد تولد کے اس سے رجوع
سکتا ہے یا نہیں۔ اس سے نکاح درست ہو یا نہیں۔

جواب

بعد تولد کما وس مرد نے اگر اپنی بی بی سے نکاح کر لیا تو درست ہے اللہ نے فرمایا ہو
واذ اطلقتم النساء فعلن احلھن فلا یعضلوھن ان یتکھن انھن و احلھن اذا تراضا و ان یتکھن

بالحدوث - اوجب تم طلاق دو بیبیوں کو پس وہ ہوجن اپنی مدت کو پیش رو کو اور
 دیو) اون عورتوں کو اس سے کہ وہ نکاح کرین اپنے شوہروں سے جب وہ آپس میں
 راضی ہوجائیں۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جب بیان بی بی راضی ہوجائیں تو
 نکاح کر سکتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

سوال

چند تجارتی تجارت میں ایک راج قائم کی ہے کہ خریدار کو تین مہینے کے میعاد پر مال خرچ
 دیتے ہیں اگر خریدار ایک مہینے میں قرضہ مبلغ ادا کر دیا تو فیصدی پانچ روپیہ بابت
 معاذ بقایا د مہینے کے خریدار کو بائع واپس دیتا ہے اسکو انگریزی نقد میں دس گنا
 کہتے ہیں۔ سوال دیگر علی ہذا۔

الجواب سوال اول دوم

جب کوئی تاجر یہ ضابطہ در وراج مقرر کرے کہ جو کوئی ہم سے مال خریدے اور اسکی
 قیمت دو ماہ خواہ تین ماہ کے بعد دے تو اس سے فیصدی پانچ روپیہ یا اس سے
 کچھ کم پیش کے حساب سے زیادتی بجائیگی ادا اگر اندر میعاد معین کے قیمت ادا کر دیا تو
 اسی حساب سے اسکو واپس دیا جائیگا تو بیشک یہ زیادتی سود ہوا اور سود حرام فلاں
 اصل اللہ البیع وحرم الربوا بیشک اللہ نے محال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو۔ اور سود
 کے لینے والے دینے والے دونوں برابر ہیں۔ عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الربوا وموکل وکاتبہ وشاھدہ وقال طرسوا مسلم۔

ان اگر کوئی تاجر یہ ضابطہ مقرر کرے کہ جو شخص ہم سے مال خریدے یا ہم سے مال کی چیز خریدے
 تو اسکو اسی وقت فی روپیہ ایک پانی یا دو پانی کے حساب سے واپس دی جائیگی اور
 زیادتی کا خواہان نہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہونکہ زیادتی نہیں جو سود
 کہا جاسے۔

سوال

چند تاجرون میں یہ رسوم ہے کہ نقد خرید مال میں فیصدی تین روپیہ بائع خریدار کو دے دیتا ہے اسکو چرت کہتے ہیں۔

جواب۔ یہ روپیہ دینا بائع کا شئی معین کا درست ہوا اس لئے کہ یہ ایک قسم کا احسان سود سے اسکو کوئی تعلق نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال

تیرہ برس کے لڑکے کے پیچھے نماز درست ہو یا نہیں حالانکہ وہ چند بارہ قرآن کا حافظ ہے

جواب۔ درست ہے بشرطیکہ اس مسجد میں ذہ لا کا اور وہ سے قرآن جانتا ہو۔

جیسا کہ بخاری میں ہے۔ عن عمرو بن سلمة قال كنا بماء مجرا سنا من بني الركباني فسلم

مال لنا من ما هذا الرجل فيقولون يرحمنا الله اسرسله اوحى اليه اوحى اليه كذا فقلت

احفظوا ذلك الكلام فكانما يصرخ في صدري وكانت الغرب تلوم باسلامهم البفتح فيقولون

اتركوه وتومه فانه ان ظهر عليهم فهو نبى صادق فلما كانت وتعة البفتح يادرك كل قوم

باسلامهم وبدراى وتومى باسلامهم فلما قدم قال جئكم والله من عند النبی حقا

نقال صلوا صلوة كذا في حين كذا اذا حضرت الصلوة فليؤذن احدكم فليؤمكم اكلهم

قوانا فنظر انهم يكن احد اكثر قراتنا منى لما كنت اتملق من الركبان مقدموني بين ايديهم

وانا ابن ست اوسيع سنين وكانت على بردة كنت اذا سجدت تقلصت عنى

فقال امرأة من الحمي الا تغضون عنا است قاتركم فاشتروا فقطعوا الى قميصا فما

فوجئت بشي فرحتي بذلك الغميصين۔ عمرو بن سلمة کہتے ہیں کہ ہم راستہ پر پانی کو گنوار

تھے سوار ہوگے ہمارے پاس سے گزرنے سے ہم اون سے پوچھنے لگے تو گون کا کیا حلال ہے

اس آدمی کا کمال تو وہ ہوگے کہتے تھے وہ آدمی (رسول) کہتا ہے کہ اللہ نے اسکو بھیجا کہ اللہ

نے اسکی طرف وحی کی ہے اللہ نے اسکی طرف وحی کی ہے اس طرح پس میں یاد کرتا تھا اس

کلام کو پس گوید کہ وہ کلام بجا تھا میرے سینہ میں اور عرب لوگ انکار کرتے اپنے اسلام
 میں کہ کتب نوح ہونے کا اور کہتے تھے کہ اس کو چھوڑ دو اور اس کی قوم کو اگر وہ اذیت پر غالب آیا
 تو نبی سچا ہے پس جب کتب نوح ہوا تو ہر قوم نے اسلام میں جلدی کی اور میرے باپ اور میری
 قوم بھی اپنے اپنے اسلام میں جلدی کی پس جب وہ آئے (حضرت کے پاس) تو کہا کہ میں آیا
 ہوں تمہارے پاس سچ نبی کے پاس سے سو کہا کہ تم نماز پڑھو ایسی ایسے وقت میں اور جب
 آجاء سے نماز کا وقت تو اذان کہے کوئی اور امام بنے جو تم میں قرآن خوب جانتا ہو پھر
 لوگوں نے دیکھا تو کوئی نہیں تھا ایسا جو ہم سے قرآن زیادہ جانتا ہو اس نے کہ میں سواروں
 سے سیکھ لیا تھا تو لوگوں نے جھکو آگے کیا حالانکہ میں چھ شات برس کا (تھا) اور مجھ پر ایک
 ایسی چادر تھی کہ جب میں سجدہ کرتا تو مجھ سے سمٹ جاتی (چھوٹے ہوئے سب سے) تو جماعت سے
 ایک عورت نے کہا کہ کیوں نہیں تم ڈھانکتے ہو اپنے امام کی چیز تو لوگوں نے کچھ خریدا
 اور میرے لئے کرنا بنا دیا پس میں نہ خوش ہوا کسی چیز سے بسا کہ میں اس کرنے کے سبب خوش
 ہوا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ چھ سات برس کا ہو اور جماعت
 میں وہ سب سے قرآن زیادہ جانتا ہو تو وہی امامت کے تعلق ہے واللہ اعلم بالصواب
 اسی سے دوسرے سوال کا جواب بھی معلوم ہو گیا کہ جو قرآن غلط پڑھتا ہو وہ امامت
 لائق نہیں +

سوال

ایسی عورت جو فاحشہ بے پردہ ہو تمام بازاروں میں آیا جائے کہ زنا کار ہو اس کے
 ہاتھ کا کھانا کب ہے۔

جواب۔ ایسی عورت کے پکائے ہوئے کھانے میں کوئی حرج نہیں اس کے برعکس
 اعمال سے کھانا برا نہیں ہو جاتا اس کو کھانے کی بھائی کی کوئی دلیل نہیں ہاں ایسی عورت
 کو گھر میں رکھنا اس کو گھر میں آنے دینا نہ چاہیے بلکہ ایسی آدمی کو گھر سے نکال دینا چاہیے

جیسا کہ بخاری میں ہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتسل من الوضوء
المترجلات من النساء وقال اخرجوا من بیوتکم و اخرج فلا تاوا اخرج غلانا۔ ابن عباس
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اداں مردوں پر جو اپنی بیعت عورتوں کی
طرح بنائیں اور اداں عورتوں کو جو اپنی بیعت مردوں کی طرح بنائیں۔ اور حضرت ازہاب
ترم ایسے لوگوں کو اپنے گھروں سے نکالو اور حضرت نے فلائے کو نکالا اور فلا نیکو۔ اس سے
معلوم ہوا کہ اہل معافی کو باز پر ہیزگار آدمی اپنے گھر میں نہ آنے دے اگر آجائے تو
وہ سے نکال دے۔

سوال

تقویٰ لکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ درست ہے بشرطیکہ الفاظ شکرینہ و بدعہ نہ ہوں۔ ابو داؤد و ترمذی
میں ہے۔ عن عمرو بن شعیب عن ایبہ عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا فرغ احدکم من النعم فليقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من فضیہ
عقابہ و شرہ بادۃ و من ہزلات الشیاطین و ان یحضرہ و ان فانتھا لن تضرہ و کان
بد اللہ ابن عمر و یعلمہما من یبلغ من ولدہ و من یسمع منہم کتبیہا فی مک
و علقہا فی عنقہ۔ عمرو بن شعیب عن ایبہ عن جده سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز اٹیند میں گھبراے (یعنی رات کو نیند نہ آویداری ہو) تو
دعا (اعوذ سے ان کیف و ن تک) پڑھے۔ اور ستے جلد شد بن عمرو سکھلائے تھے پڑھا
س لڑکے کو جو بالغ ہوتا رہا۔ پھوٹا ہوتا تو یہ دعا کا غنہ میں لکھرا و سکر کے میں لکھا دیتے۔

سوال

ان شریعتہ جو رہتا ہے وہ کیا ہے عافظہ لوگوں کو کچھ قرآن پڑھانی دیتی
کیا ہے وہ شریعتہ میں تو کیا ہے۔

جواب

اگر حافظ صاحب نے کچھ مقرر نہیں کیا کرایا قرآن سننے والوں نے یوں ہی بغیر طلب کے حافظ صاحب کی خدمت کی جو مناسب دیکھا دیا تو کوئی حرج نہیں یہ احسان ہے اور میں کرنا بھی ہاں۔ ہاں اگر حافظ صاحب کچھ مقرر کریں کر آمین تو برا ہے انھوں نے اب خود ہی سے ہاتھ دھویا اپنے عمل کی مزوری لے لی۔

سوال

ایک عورت صحیح النسب شریف النسب ایک مرد ولد الزنا سے نکاح ہوا۔ اب عورت کہتی ہے کہ میں اپنے خاوند کے پاس نہیں جاؤنگی اگر میں اس کے پاس گئی تو میرے لڑکے بھی حرامی ہو گئے اور ولد الزنا سے نکاح درست نہیں۔ اور ولد الزنا دوزخی ہے ایسا ہی اس کے والدین بھی کہتے ہیں۔ یہ کہہ عورت اور اس کے والدین کا کیا ہے۔

الجواب۔ عورت یا اس کے والدین کا یہ کہنا بالکل غلط اور بے دلیل ہے کسی آیت اور حدیث سے پر نہیں معلوم ہوتا کہ ولد الزنا کے لئے حرامی ہیں اور اس کا نکاح درست نہیں اور وہ دوزخی ہے۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے خلق اور دین کو پسند کر دے اس سے نکاح کر دے اگر نہ کر دے تو بڑا فساد ہوگا۔ آدمی کے خلق اور دین کو دیکھنا چاہیے اگر وہ بداندہان دونوں باتوں میں اچھا ہے تو اس سے نکاح درست ہے ایسا آدمی جب نکاح کا پیغام دے تو اس سے نکاح کر لینا چاہیے نہیں تو فساد ہوگا جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے من ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاكم من ترضون خلقه ودينه فزوجوه ان لا تعلموا تکر فتنه فی الارض وفساد علیہا۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اگر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی تمہارے پاس دے جس کے خلق اور دین کو پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دے اگر نہ کر دے تو زمین فتنہ ہوگا اور بڑا فساد۔ ہاں اگر عورت راضی نہیں ہے تو خلق کر کے ایسی عورتیں

صحیح و درست ہے۔ جیسا کہ اوسى ابن ماجہ میں ہے عن ابن عباس ان جميلة بنت سلول
 ات النبي صلى الله عليه وسلم فقالت والله ما اعيب على نبي في دين ولا خلق
 لمكنى كره الكفر في الاسلام لا اطيعه بغضا فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم
 لو دين محمد يفتنه قالت نعم فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ياخذ منها
 من يفتنه ولا يزداد۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جمیلہ سلول کی نبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آئی اور اوس نے کہا اشد کی قسم میں ثابت ہوں کہ تو اور کفر دین اور خلق میں جب نہیں
 کرتی لیکن میں ناپسند کرتی ہوں تا شری اسلام میں اور میں بغض نہیں رکھ سکتی
 تو فرمایا اوس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو پھر گئی اوس پر اوس کو باغ کو (جو تمہیں کوہر میں دیہاڑا)
 اوس نے کہا ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو حکم دیا کہ ثابت اپنا باغ لے لے اور
 یاد دہانہ لے۔ واللہ اعلم بالصواب +

سوال

باب طاعون مومن کے حق میں رحمت ہے یا قہر خدا ہے۔ اور بعض شہر میں جب
 بیکار مرض پھیلتا ہے تو وہاں کے مقتدا و پیروا لوگوں کو جمع کر کے تسبیحات پڑھتے
 اور اذان بولتے اور ثوبان و عود و قبیان جلاتے و دعائیں پڑھتے ہر ہر گلی پھرتے ہیں
 شب ساؤن شب بعد از نماز مول کے ایک بکر اسورہ شمس پڑھ کر دم کے فوج کو کے وہ
 رشت تمام شہر میں بولتے ہیں۔ یہ عمل کرنے سے طاعون ہونی یا یہ فعل شریعت سے
 ہے یا بدعات محدثات سے ہے۔

جواب۔ و با طاعون مومن کے واسطے رحمت ہے سند امام احمد جلد اول ۱۹۶
 عن زید بن اسلم عن شہد طاعون مومنین قال لما اشتغل الجمع قام ابو عبیدہ
 بن الجراح في الناس خطيبا فقال ايها الناس ان هذا الجمع رحمة منكم ودموعكم
 منكم ودموعكم الصالحين تيكلم۔ زید صافر ہوئے طاعون مومنین میں تو کہا کہ جب

بڑھتی بیماری طاعون تو کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن جراح لوگوں میں خطبہ سناتے
پس کہا اسے لوگو بیشک یہ بیماری رحمت ہے تمہارے رب کی اور دعا ہے تمہارے
نبی کا اور موت ہے تمہارے لگے صالحوں کی۔ اور دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ
حضرت مسلم نے فرمایا المظعون شہید والمبطون شہید۔ اس حدیث سے بھی
معلوم ہوتا ہے کہ با و طاعون مومن کی واسطے رحمت ہے۔ اور اسکے دفع کے لئے جو
لوگوں نے اذان و نسبیات وغیرہ نکالے ہیں وہ بدعت ہے فرقہ ثلاثہ میں ان کا
ثبوت نہیں۔

سوال

نماز تراویح اول وقت میں مسجد میں افضل ہے یا تنہا آخر شب میں۔ اور یہ سنت کفایہ
ہے یا کیا۔

الجواب۔ یہ نماز تراویح کر کے حدیث میں مذکور نہیں بلکہ یہ نماز قیام لیل تہجد
وتر کر کے حدیث میں آئی ہے۔ اس نماز کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص
آخر شب میں اٹھنے سے ڈرے وہ اول شب میں تہجد لے اور جو آخر شب میں اٹھنے کی طمع
کے وہ آخر شب میں اس وقت کی نماز مشہور و افضل ہے اول شب سے۔ مسلم میں ہے۔
عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر
وله ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر الفيل فان صلوة اخر الليل مشهودة وذلك
افضل۔ مسلم جابر بن عبد الله سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرے اس سے کہ
آخر شب اٹھے تو وہ اول شب میں وتر پڑھے اور جو طمع کرے آخر شب اٹھے گا وہ آخر
شب میں وتر پڑھے اس لئے کہ آخر شب کی نماز میں فرشتہ حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل
ہے۔ اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نماز کو مسجد سے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ بخاری و مسلم
میں ہے۔ عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرة فی المسجد من حصر

فصل فیہا یالی حتی اجتماع علیہ نام ثم فقد واصوتہ لیلۃ و طنوا انہ قد نام یجعل
 یتخف۔ لیخرج الیہم فقال ما نزال یکر الذی رأیت من منیعک حتی غشیت ان یتکب
 علیک ولو کتب علیک ما فتم بہ فصلوا ایھا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوة المرء فی
 بیتہ الا الصلوة المکتوبة۔ زیدین ثابت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چنانچہ کعبہ بنایا کعبہ
 میں اور اوس میں نماز پڑھی چند راتیں یہاں تک اوس کے پاس لوگ جمع ہونے لگے تو ایک
 رات آپ کی آواز سننے میں نہ آئی تو لوگوں نے گمان کیا کہ آپ سو گئے تو بعض آدمی کھکھارنے
 لگے کہ حضرت اوسکی طرف نکلیں پس فرمایا حضرت نے ہمیشہ رہا ساتھ تمہارے وہ جو میں نے
 دیکھا تمہارے کام یہاں تک کہ میں ڈر کر تمہرے فرض ہو جائے اور اگر فرض ہو جائے تو تم اسکو
 کرنے لگو گے سو اسے لوگو نماز پڑھو اپنے گھر و زمین اس سے کہ افضل نماز آدمی کی اوسکے گھر میں
 ہے مگر فرض نماز۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نفلی نماز گھر ہی پڑھنا بہتر ہے اور جو آدمی آخر شب
 میں نہ اٹھے تو اول ہی شب اگر گھر ہی میں جماعت ہو تو گھر ہی میں افضل ہے اور گھر میں جماعت
 نہ ہو سکے تو مسجد میں باجماعت پڑھے اس لئے کہ حضرت نے مسجد میں پڑھی ہے چونکہ آپ کو
 خوف ہوا کہ پسینہ فرض نہ ہو جائے اس غرض سے فرمایا کہ تم لوگ گھر میں پڑھو جب آپ نے
 انتقال فرمایا تو خوف جاتا رہا اسی خیال سے حضرت عمرؓ نے مسجد میں باجماعت قیام میں کو شروع
 فرمایا اور آپکا بدعت کہنا یہ باعتبار نفی کے ہے نہ باعتبار شرع کے شرعی بدعت نہیں۔

سوال

رمضان میں مسلمانوں کو کوئی ختم قرآن کر کے سنا کیسا ہے۔

جواب۔ درست و جائز ہے اس لئے کہ حضرت جبریلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ایک دفعہ حضرت جبریلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پیش کرتے
 اور جس سال میں آپکا انتقال ہوا اوس سال میں دو مرتبہ جبکہ حدیث ابو ہریرہ رضی

کے بعد دیوں نے اسی عورت کا اسی مرد نکاح ثانی سے پھر نکاح کر دیا۔ اب فرمائیے کہ ان نکاحوں سے کون نکاح معتبر ہے یعنی نکاح اول کا نکاح یا نکاح ثانی کا اگر ثانی کا معتبر ہے تو کونسا نکاح اول یا آخری۔

الجواب

نکاح نکاح جابر کا غیر صحیح و جائز نہیں و دوجہ سے اول یہ کہ عورت تا خوش دمراض و منکر نکاح ہے۔ جب عورت راضی نہیں تو نکاح اوسکا صحیح نہیں بخاری ص ۱۷۷ میں ہے عن خنساء بنت خدام ابیہا ساریة ان ابیہا تزوجھا وھی ثیب فکرت ذلالت فانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فود نکاحھا۔ خنساء سے روایت ہے کہ اوسکے باپ نے نکاح کر دیا اور وہ ثیبہ تھی تو اوس نے اس نکاح کو پسند نہیں کیا پس وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس رو کر دیا حضرت نے اوسکی نکاح کو۔ پس جب حضرت نے بوجہ ناراضی عورت اوسکے باپ کے نکاح کو جائز نہ رکھا تو غیر کا نکاح بغیر رضی عورت کے بدرجہاء ولی مرد و دھوکا۔ دوم عورتوں کو چاہیے تھا کہ اپنے ولی سے اجازت لے لیتی اور بغیر اجازت ولی کے نکاح باطل ہے جیسا کہ ترمذی ص ۱۳۱ میں ہے عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأة نکحت بغیر اذن ولیہا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل۔ عائشہ رضی عنہا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کرے بے اذن ولی کے تو نکاح اوسکا باطل ہے نکاح اوسکا باطل ہے نکاح اوسکا باطل ہے۔ جب ان حدیثوں سے مدعی جابر کا نکاح درست و صحیح نہوا تو دلیوں نے جو دوسرے مرد صلح سے نکاح کر دیا وہ نکاح صحیح و درست ہے اور اول ہی نکاح اوسکا معتبر ہے دوسرے دو لغو ہیں۔

سوال

پوچھنے کی چیزیں نکاح کو نکاح ہے اور وہ بتائے والا کیسا ہے۔

جواب

بتوں کا بنانے والا گنہگار ہے۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا لا تعادوا علی المأثم والعدوان یعنی مت مدد کرنا نہ برا اور ظلم پر۔ بتوں کا بنانا گویا گناہ پر مدد کرنا ہے۔ اور بتا کر دینے سے کیا غرض اگر بیچ کرنا ہے تو بھی حرام ہے جیسا کہ بخاری میں ہے حرم رسول اللہ صلی علیہ وسلم بیع المأثمہ یعنی رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے بتوں کے بیچ کرنے کو حرام فرمایا ہے اور نفٹ دیتا ہے تو وہی گناہ پر مدد کرنا ہے اور مدد کرنا گناہ پر منع ہے جیسا کہ اوپر کی آیت سے معلوم ہوا۔

سوال

زید نے اپنی بی بی کو غصہ کی حالت میں ایک ہی دفعہ تین طلاق دی جب غصہ ٹھنڈھا ہوا تو منہ موم ہوا اور متفکر ہوا پس یہ عورت اوپر حرام ہے یا حلال او کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب

زید کو چاہئے کہ اپنی عورت سے رجوع کرنے وہ اوپر حرام نہیں ہوئی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے وقت میں بھی ایک آدمی نے ایسا ہی کیا تھا حضرت نے اس کو رجوع کرنے کو فرمایا اور عورت کو اوپر حرام نہ ٹھہرایا۔ جیسا کہ اس حدیث میں ہے عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال خلق مکاتہ بن عبد یزید اخو بنی المطلب امرأة ثلاثا قال فی مجلس واحد نحن جلسنا فی مجلس واحد قال فیما لہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کیف طلقتمہا فقال طلقتمہا ثلاثا فقال فی مجلس واحد قال نعم قال فانما تلک واحدة فادعہا ان شئت قال فواجبہا فكان ابن عباس یرى انما الطلاق عند کل عقد۔ یعنی مکاتہ بن عبد یزید اخو بنی المطلب نے اپنی عورت کو ایک ہی مجلس میں تین طلاق دی پس اوپر بہت منہ موم ہوا۔ ابن عباس نے کہا پس پوچھا او کو

مولانا محمد مسلم نے فرمایا کہ اوسکو کس طرح طلاق دی تو اس نے کہا کہ میں نے اوسکو تین طلاق دی
حضرت نے فرمایا کہ ایک ہی مجلس میں اوس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو یہ ایک ہی مجلس ہی ہے
اب کرے ابن عباسؓ نے کہا کہ اوس نے رجوع کر لیا مستند امام احمد رحمہ اللہ جلد اول ابن عباس
میں طلاق دینے کو رد کرتے تھے۔ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ نے زمانے میں اور کچھ دنوں
بعد کے خلافت میں تین طلاق ایک ہی گنی جاتی تھی ہاں عمرؓ کے زمانہ میں جب لوگ بار بار
اسی حرکت کرنے لگے تو انھوں نے تین کو تین جاری کیا جیسا کہ اس حدیث ان ابی الصعباء
ابن کلاب بن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے اطلاق اطلاق ثلاث علی عمرؓ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و ابی بکرؓ و احدۃ فقال انه قد کان ذلک فیما کان فی عہد عمرؓ تابع الذ
الطلاق فاجازہ علیہم۔ یعنی ابو صبا نے ابن عباسؓ سے کہا میں نے یہاں کیا نہیں تھی تین
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کے زمانہ میں ایک ابن عباسؓ نے کہا بیشک ایک ہی
جب عمرؓ کے زمانہ میں لوگ کثرت سے تین طلاق دینے لگے تو انھوں نے تین ہی جاری
کی مسلمؓ سے معلوم ہوتا ہے وہ دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زید کی عورت
پر حرام نہیں بلکہ حلال ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور کچھ دنوں
بعد کے زمانہ میں تین طلاق ایک جلسہ کی ایک ہی گنی جاتی تھی ہاں جب لوگ کثرت
سے کرتے لگے یعنی ایک ہی جلسہ میں تین طلاق دینے لگے تو عمرؓ نے تین کو تین ہی کر دیا۔
یہ کرنا حضرت عمرؓ کا تینہا تھا نہ تشریعاً۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عقی منہ

سوال

پہلی شیعہ مسجد بن کر اوقت کر دے تو اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔
بے اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے جو حرکت ہے درست ہے۔
سب۔ بیشک مسجد میں نماز پڑھنا کی ہیں اللہ نے فرمایا ان المساجد لله قرآن مجید

پارہ ۲۹ سورہ جن۔ جب کسی نے مسجد بنائی تو اوسکی ہوتی ہے یا خاک کہ اوسکو اپنے ملک سے نکال دے ساتھ علوہ کرنے راستہ کے اور لوگوں کو اوسین نماز پڑھنے کی اجازت دے یہ مطبوعہ مصطفائی جلد ۲ صفحہ ۶۲ میں ہوا اذ ابھی مسجد الم یزل ملکہ عنہ حتی یفرزہ عن ملکہ بطریقہ و یا ذن للناس بالصلوۃ فیہ آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ مسجد اللہ کی ہوتی ہو اور یہ ایہ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ جب مسجد کے بنوائے گئے مسجد بنوا کر لوگوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دی تو بانی کے ملک سے نکل گئی اب وہیں ہر مسلمان نماز پڑھ سکتا ہے علی ہذا جب زید معلوم نے مسجد بنوا کر نماز پڑھنے کی عام اجازت دیدی تو اوسین نماز پڑھنا درست ہے بلکہ کاتول کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہو بلکہ ناصواب ہو اور مرد و عورت پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد سعید

سوال

ایک محلہ کے لوگ وہاں کی مسجد کے اخراجات کے واسطے آپس میں چندہ کر کے بیع جمع کیا کرتے ہیں اس مسجد کے اخراجات سے زائد بیع بچا ہوا ہے یہ بیع اور کسی شہر کی مسجد کی تعمیر میں یا اور کسی دینی مصرف میں خرچ کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب

درست ہے اس لئے کہ اہل محلہ کی غرض کار خیر میں صرف کرنا ہے تو جب محلہ کی مسجد کے مصرف سے بیع بچ رہے تو اوسکو دیگر مقام کی مسجد کی تعمیر یا اور کوئی کار خیر میں صرف کرنا درست ہو کوئی مانع شرعی نہیں۔ واللہ اعلم

سوال

ایک شخص عبد امصل اپنی فوقیت و حماقت جتانے کے لیے قرآن مجید کو بہ بتو قری نام کوٹ لے لیا اب یہ شخص مسلمان رہا یا نہیں۔

الجواب۔ اسلام کے ارکان خمسہ قرآن مجید کی تائید کوئی کن نہیں ہوں جن کو

کہ قرآن کی وہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا ہاں یہ فعل و سکا ناروا و ناسزا ہے اور مرتکب اس کا
 من بیکار ہے سائل نے یہ نہیں بلکہ اگر شخص قرآن کی کیا ہے تو فیری کی جسکا جواب مفصل دیا جائے
 ہاں کسی غرض سے قرآن مجید کو کورت میں بوجانا منع نہیں ہر جیسے بمقابلہ مخالفین اپنے دعوے کے
 ثبوت میں کسی آیت کا حاکم کو دکھلانا یا بوقت فرصت اسکا تلاوت کرنا چنانچہ رسول اللہ
 صلعم نے ہر قل بادشاہ کا ذکر جو خط لکھا تھا اس میں آیات قرآنی بھی لکھے تھے۔ اگر کفار کو یہاں
 قرآن بوجانا مطلقاً منع ہوتا تو حضرت صلعم کیوں آیات قرآنی ہر قل کو لکھ کر بھیجے۔ اور جس جگہ یہ
 خوف ہو کہ اگر قرآن کو ہم کفار کے یہاں لے جائیں گے تو کفار کے ہاتھ لگ جائے گا اور وہ قرآن کی بڑائی
 کریں گے تو ایسے مقام پر قرآن کا بوجانا منع ہے حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع کیا کہ
 کفار کی لڑائیوں میں قرآن مست لیا جائے یا ایسا ہو کہ کفار کے ہاتھ چڑھ جائے اور کفار اسکی بڑائی
 کریں تو ایسی جگہ قرآن لائے جانا بیشک منع ہے ورنہ منع نہیں ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال

مولوی عبد السلام پوتہ جناب میان صاحب نے لکھا ہے کہ طلاق ثلاثہ سے ایک طلاق رجعی
 مراد ہوتی ہے اور مولوی رشید احمد صاحب نے اسکے خلاف لکھا ہے کہ درینے مولوی عبد السلام اور مولوی رشید احمد
 صاحب لنگوہی کیا ہے۔

الجواب

جو جواب مولوی عبد السلام صاحب نے لکھا ہے موافق احادیث مرفوعہ کے ہے صحیح مسلم جلد اول
 ص ۴۴ میں ہے عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عهد رسول اللہ صلعم و ابی بکر
 و سنتین من خلافت عمر طلاق الثلاث و احدى۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ زمانہ
 رسول اللہ صلعم میں اور زمانہ حضرت ابوبکر صدیق میں اور دو برس خلافت حضرت عمرؓ تک
 تین طلاق ایک ہی شمار کی جاتی تھیں۔ اور دوسری روایت اسی صحیح مسلم میں بیان ہے
 عن ابی صہبہ عن قال لابن عباس العلم انما كانت الثلاث فجعل و احدى علی عهد النبی

صلى الله عليه وسلم و ابى بكر و ثلثا من اماراة عمر فقال ابن عباس نهر - اس روایت کا یہی
 حاصل ہے اور سند نام احمد جدا اول سے ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ابن
 عباس کا یہی مذہب تھا کہ ہر مین ایک طلاق واقع ہوتی ہے - جو مولوی رشید احمد صاحب نے
 بعض آثار صحابہ کے نقل کے مین وہ بقاعدہ حنفیہ کے شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ مین
 نقل کیا ہے کہ قول الصحابی حجة عندنا اذ لم تنفیه شی من السنة یعنی قول صحابی کا ہمارے نزدیک
 حجت نہ جب تک اس کو کوئی شکر سنت سے نفی نہ کرے - چہ جائیکہ سند امام احمد اور ابو داؤد
 مین ابن عباس کا قول موافق حدیث کے موجود ہے - واللہ اعلم بالصواب -
 حررہ محمد سعید عفی عنہ -

سوال

اگر کوئی لڑکی نابالغ بغیر رضامندی اپنے باپ دادا کے نکاح کرے تو درست ہے
 یا نہیں -

الجواب

جس صورت مین کہ لڑکی ابھی نابالغ نہیں ہوتی ہے بغیر رضامندی اپنے باپ دادا
 کے نکاح نہیں کر سکتی عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی سر و اہ احمد
 و الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و الدارمی یعنی ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی صلی
 علیہ وسلم فرمایا نہیں نکاح ہو باگروہ کی اجازت سے - ہاں اگر لڑکی بیوہ یا یتیم ہو تو بموجب
 حدیث بخاری الامام احمد بن حنبل و لیہما - یعنی بیوہ عورت اپنے ولی سے زیادہ مستحق
 ہے اجازت ولی کی لینا اس کو ضرور نہیں - لڑکی باکرہ کو ضرور ہے کہ بغیر اجازت اپنے ولی کے
 نکاح نہ کرے - اوسکی مان یا اوسکی طرف کے لوگوں کی ولایت معتبرہ شرع مین نہیں ہر فقط
 واللہ اعلم بالصواب - حررہ محمد سعید عفی عنہ -

سوال

مردہ جانور کا بیع کرنا حرام ہے یا حلال ۔

الجواب ۔ بیع مردہ جانور کی حرام نہ ہے ۔ مسلمان اس کو بیع کر کے نفع نہیں ادا تھا
 سکتا ۔ بخاری شریف جلد اول کے صفحہ ۲۹ میں ہے عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول
 اللہ صلی علیہ وسلم یقول عامر النفقہ وھو بکفۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الکفر والخنزیر
 والاھنام ۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق انھوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے بنا سال
 حج مکہ میں فرماتے تھے حالانکہ آپ مکہ میں تھے کہ بیشک اللہ ورسول اس کے بیع شراب و مردہ و
 مور و حیوان کو حرام کیا ہے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ کی بیع حرام ہے جب بیع حرام
 ہرئی تو اس سے بیچ کر کیسے آدمی نفع ادا تھا سکتا ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

سوال

وہ عورت جس کا شوہر تفسود ہو گیا کرے ۔

الجواب ۔ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے کوئی خیر اثر نہ آوے تو حقیقت میں حضرت عمرؓ وہ عورت
 چار برس کے چار ماہ و تین یوم عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے ۔ موطا امام میں ہے ۔ عن سعید بن مسیب
 عن عمر بن الخطاب قال ایما املاۃ فقدت نرجسھا فلم یدر ابن ھونا نھا منظر اسبع سنین ثم
 یدار ھما اشھر عشر ثم تخل موطا ۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جو عورت
 خاوند گم ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو وہ عورت چار برس انتظار کرے پھر چار ماہ و
 تین یوم عدت گزار کر نکاح کرے ۔ اسکو اختیار ہو کہ نکاح کرے واللہ اعلم بالصواب ۔

سوال

عورت کا کس قدر ہونا چاہیے ۔

الجواب ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و اتوا النساء مدافعات خلاتھن یعنی دو عورتوں کو مرد اور ان کا خوشی سے

قرآن سے کوئی تعین ہر کی معلوم نہیں ہوتی مگر سنت ہی پر کہ ہر زیادہ باندہم حبشیت مقرر کرے۔
شکوہ مثلاً میں پر من مہر بن الخطاب قال لا یلتفوا لوصدقة النساء فانھا لو كانت مكرمة فی النسا
وتقوی عند الله لكان اولیٰ لکرمہا نبی اللہ صلی علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی علیہ وسلم شیئا من نسائه ولا
انکم شیئا من بنائہ علی الذین اثنی علیہ او قیہ رواہ احمد والترمذی والبوداوی والنسائی
ما جہ والداری۔ عربین خطاب سے روایت پر کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبردار ہو مہرین زیادتی کا
اگر یہ دنیا میں اچھا ہوتا اور اللہ کے نزدیک بہتر ہوتا تو نبی صلی علیہ وسلم اس کا اولیٰ ہوتے۔ میں نہیں جانتا کہ رسول
اللہ صلی علیہ وسلم اپنا بیوی کی ہو کسی عورت سے اور نہ نکاح کر دیا کسی بیوی کا زیادہ بارہ او قیہ سے (اور ایک او قیہ
چالیس درہم کا ہوتا ہو) اس حدیث کو معلوم ہو کہ زیادتی ہر کی اچھی نہیں جس قدر ہو سکتی ہے عین کر دہندہ علم

سوال

اذان کے بعد پھر نازی کو الصلوۃ الصلوۃ کہہ کر پکارنا کیسا ہے۔

الجواب۔ بعد اذان کے پھر نازیوں کو الصلوۃ الصلوۃ کہہ کر پکارنا بدعت ہے اور داخل ہے
من احداث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو مردہ۔

سوال

بعد تحصیل علم تفسیر و حدیث وغیرہ کے اور علوم کا سیکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ بعد تحصیل علم تفسیر و حدیث وغیرہ کے اور علوم کا سیکھنا جائز ہے خواہ علم انگریزی
ہو خواہ ہندی۔ بخاری شریف میں پر کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو یہود کا علم سکھانے کی
اجازت دی تھی یہ شعور سائل نے لکھا ہے تحت شریعہ نہیں پر نیز تاویل و مکی لکن ہر جو ما سوا علم
ذکورہ کو علم دین سمجھ کر پڑھے وہ غیبت پرورد اللہ اعلم بالصواب۔

حرمہ محمد سعید عفا اللہ عنہ۔ ۴۴ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ

سوال

مجلس سیلہ شریف بہت کدائی زمین ہے یا سنت۔ قرآن شریف کو جلانا۔ پھارنا کیسا ہے۔

الجواب۔ سیلاد شریف حسن طرح اس زمانہ میں مروج ہو نہ فرض ہو نہ سنت نفل کی حدت ہو اسکے بدعت ہونیکو کڑی کافئی ہو کہ قرون ثلاثہ مشہور لہا بالخیر میں پایا نہیں گئے نہ آئمہ اربعہ یا اوکثرنا کردہ سے اسکی کچھ نہ ہو۔ ہر اسکا پادشاہ بابو منظور سے ہوا جو اسکے نفل یا سنت یا وجوب کا دعویٰ ہو وہ دلیل شرعی پیش کرے۔ قرآن شریف و حدیث شریف کی تعظیم کرنی چاہیے۔ جو بلا وجہ قرآن جلاد و پیادہ کہہ رہا تھا ایسا کرے تو کافر ہے ورنہ فاسق۔ واللہ اعلم بالصواب۔
 حررہ محمد سعید عفی عنہ ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۷ھ

سوال

زید کہتا ہو کہ (رض) شا (خطا ہے نہ وال) اور عمر کہتا ہے کہ (من) شا (دال) ہو۔
 الجواب قول زید کا ٹھیک ہو عمر کا قول ٹھیک نہیں ہو۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں چنانچہ تفسیر ابن کثیر مطبوعہ مصر جلد اول کے صفحہ ۱۰۷ میں و اصحیح من عند اہل العلماء انہ یفتقر لا خلا لایخبر ما بین الضاد والطاء لقریب مخرجاً وذلک ان الضاد مخرجاً من اول حافة اللسان وما یلیہا من الافر اس ومخرج الطاء من طرف اللسان ان مخرج سلف کو زمانہ میں بڑی لغوی و مذہب سلف کو جاننے والے اہل لغوی و ابن الاعرابی ہیں ابن خلکان ابن الاعرابی کو ترجمہ میں نقل کیا ہو و جاتر فی کلام العرب ان یعاقبوا بین الضاد والطاء فلا یخطئوا یجعل ہذا فی موضع ہذا الخ ابن خلکان جلد اول۔ حاصل نکایہ ہو کہ کلام عرب میں ضاد و طاء کوئی فرق نہیں ہو جو ضاد کو جگہ طاء پر سے اسکی خطائیں ضاد و طاء کو کہے نہ دال کے دال پر سے ناز میں خرابی آتی ہو واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفی عنہ۔

سوال

آمین بالجر اور رفع البیدین نہیں کرنے سے ناز ہوئی ہو یا نہیں۔
 الجواب۔ جو شخص ناز میں رفع البیدین نہ کرے اور آمین بالجر نہ کرے اسکی ناز ناقص ہوگی کیونکہ اسکا ناز ہمیشہ رفع البیدین کیا آمین بالجر کہ کسی حدیث صحیح سے یا صریحاً آپ کا رفع البیدین کو ناز میں ترک کرنا یا آمین بالجر

کہنا ثابت نہیں ہے اور حضرت نے فرمایا کہ اصلوکار کیمو فی اصلی۔ یعنی تم اسبطر سے ناز پڑھو
جیسے جبکہ ناز پڑھتے دیکھا ہو۔ حکم یہ ہے کہ تم ایسی ناز پڑھو جیسے رسول کریم صلم پڑھتے تھے۔ اور انکی ناز
رفع البیدین و آئین یا لہر کے ساتھ غشی جو شخص خلاف اسکے ناز پڑھو تو اس شخص حضرت مکی طح ناز نہ پڑھی
واللہ اعلم بالصواب۔

سوال

جو شخص حالت نفاس میں وطی کرے تو اس پر کیا کفارہ آوے گا۔

الجواب۔ نفاس عین میں وطی کرنا منع ہے جو عین میں تو کفارہ آیا ہے نفاس میں کوئی کفارہ
نہیں آیا۔ استغفار کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید ۱۹ رجب یوم چہار شہر ۱۳۳۲ھ

سوال

جو شخص مرا اور اپنی بی بی اور دو چہار زاد بھائیوں کو چھوڑا۔

الجواب

اصغر علی

مسند

ابن المسم
مد علی
۳

ابن المسم
خاصی نعمت علی
۱۲

زوجہ
زینت النساء
۱۶

مسم
مد علی

بیان

مشہد

زوجہ اصغر علی
زینت النساء
مردم

زوجہ
کلثوم بی بی
نعمت علی
۱۸

زوجہ
ممد ال بی بی
۱۳

المسم ۶۳

زوجہ اصغر علی
نعمت النساء
زوجہ ممد علی
ممد ال بی بی
زوجہ کلثوم بی بی
بعد تقدیم نامہ تقدیم علی المارث اعنی تمیز و تکفین و دیون حسین مرثی ۱۷ علی اور وصایا عن انشاء

ترک سہی اصغر علی کا چوتھہ تہام پر منقسم ہوگا جنہیں مولانا زینت النساء رحمہ اصغر علی کو بیابلیس
فی منی نعمت علی کو تین تین ہر روز و جمعہ و علی کو تین گے۔ ہذا فی کتب الفرائض۔
حرم محمد سعید فی مناز بنارس غلطہ دار انگریز ۱۸ رجب یوم چہار شنبہ ۱۳۲۰ھ۔

سوال

سورہ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز ہوگی یا نہیں۔ اور زیر نفاذ فاتحہ باندھنے اور ضاد کو دوا پڑھنا کیسا
الجواب۔ بغیر پڑھنے سورہ فاتحہ خلف امام کرنا نہ ہوگی حدیث بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ لا صلوة
لکے بغیر ابغاث حقہ الکتاب یعنی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی تفصیل اس کی
حیرت رسالہ تعلیم البندی میں مذکور ہے۔ ایسی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا فاتحہ باندھنا کسی وایت صحیحہ سے ثابت
نہیں ہے۔ اور ضاد شہ ظالم کے ہے نہ وال کو جیسا کہ امام دارقطنی نے تفسیر میں اور علامہ ابن کثیر نے تفسیر
ابن کثیر میں اس کی بحث لکھی ہے اور مولوی عبدالحی صاحب رحمہ بھی اپنی فتاویٰ میں اسکا فیصلہ کیا ہے۔ ۱۸ رجب یوم چہار شنبہ ۱۳۲۰ھ۔

سوال

ایک شخص نے اپنی بی بی سے تین مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو آزاد کر دیا بعد میں دو دنوں راضی ہو گئے۔
الجواب۔ واضح ہو کہ یہ لفظ آزاد کر دیا اگر مراد اس سے طلاق ہو تو طلاق ہو گئی ورنہ نہیں جیسی نیت
شوہر کی ہوگی اس کے موافق حکم ہوگا بخاری حدیث میں ہے انما افعال بالنیات یعنی صحت اعلانی
نیت پر ہو آزاد کرنے سے اگر مراد کہ میں نے تجھ کو خدمت سے آزاد کیا تو طلاق سے تو خدمت سے آزاد ہو گئی نہ
نکاح سے بخاری شریف میں ہے انما افعال فاسد نکاح و سرخشا و الخلیۃ و البریۃ او ما حنی
به الطلاق فقہ علی مینۃ اور اگر مراد طلاق ہے تو بھی تین طلاق میں بموجب حدیث ضمیمہ مسلم کہ ایک
واقع ہوگی مرد کو چاہے کہ رجوع کر لے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حرم محمد سعید فی منہ ۹۔

سوالات

- ۱۔ قبرستان میں امی ام جاسن وغیرہ لگے ہوؤں سے فائدہ لیکر مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں
- ۲۔ بعد نماز فرض امام کا بلند آواز سے دعا کرنا مقتدیان کا بائید اجابت آمین کہنا جائز ہے یا نہیں

۳۔ آمین بالہر دفع الیدین وضع الیدین علی الصدر کس درجہ کی سنت ہو اگر کوئی شخص مذکورین کا مونکاسنت سے ہونا قائل ہو کر غافل ہو تو اس کا کیا حکم ہے۔

۴۔ مسجد کے محراب میں امام کا نماز پڑھانا جائز ہے یا نہیں اور ولأول الخیرات کا پڑھنا وظیفہ رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

جوابات

جواب سوال اول۔ اگر قربتان کی زمین وقف ہو تو اعلیٰ اُم کے وقت کاٹنے نہ چاہیے اگر قربتان کی زمین وقف نہیں ہو تو وہ زمین جب تک ملک ہوا وہ اسکو اختیار ہو کہ اپنی ملک کو جہاں چاہے عرت کرے وہ اللہ اعلم جواب سوال دوم۔ نماز فرض کو بعد خصوصیت سے یہ دفع حضرت مسلم سے ثابت نہیں ہوا عموم احادیث سے جیسے ترمذی کی یہ روایت کہ جب آدمی اللہ کو سامنے ہاتھ اٹھانا ہو تو اللہ اور اس کا توبہ گورد نہیں کرنا اور ترمذی کی یہ روایت کہ بعد فرض کو دعا قبول ہوتی ہو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز کے بعد ملکہ اٹھا کر دعا کرے آمین کہو۔ واللہ اعلم بالصواب +

جواب سوال سوم۔ یہ تینوں امر جو سوال میں مذکور ہیں سنت ہو کہ وہ میں تارک اسکا گناہ گار ہے ایس خاکسار ایک شہنشاہ کو یاد دلاؤ کہ ترک دفع الیدین یا ترک آمین بالہر بازیرفات ہاتھ باندھنے کی جو حدیث دیگانی حدیث اوسلو پندرہ روپیہ انعام دیئے جائینگے واللہ اعلم بالصواب +

جواب سوال چہارم حضرت مسلم کے زمانہ میں مسجد میں محراب تھی بہت بعدء حادثہ ہوئی تعالیٰ امام ایسوی مقام پر پہنچے ہوئی کی مانت دیکھتے ہیں نہیں آئی۔ ولأول الخیرات میں بہت الفاظ ایسے ہیں جن سے شرک ظاہر ہوتا ہے اور کچھ ایسے ہیں جن سے اللہ اسم بے معنی ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

سوال

فرض نماز و نفل دو ترک بعد دعا مانگنا کیسا ہے۔

الجواب۔ یہی تحقیق میں بعد نماز کے دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا درست ہے۔ ترمذی کی حدیث میں آیا ہے اگر فرضوں کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اور یہ بھی ترمذی کی حدیث میں آیا ہے کہ جب بندہ اللہ

سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں پھیرتا ہے۔ پس اب دونوں ہاتھوں سے ثابت ہوتا ہے کہ فرضوں کے بعد جب ہاتھ اٹھا کر بندہ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔
حضرت مسلم جب دعا مانگتے تھے تو ہاتھ اٹھاتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید رشیدی

سوال

بنو ناکثر اسینا اور ادا کی اجرت لینا مسئلہ دالے سے درست ہے یا نہیں اور سینا ریت یا شہر
الجواب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا توادعوا علی الہائم والمعدوان یعنی گناہ اور ظلم کی بات پر اجانت
مت کرو بنوں کو کپڑے سے وغیرہ گناہ میں ایسے شخص کو تو یہ کرنی چاہیو۔ واللہ اعلم۔ حررہ محمد سعید رشیدی

سوال

ایسا شخص جو تزیینات اور اسکا لباس اور فیج بغیر اللہ سے اسکو پرہیز نہ ہوا اور طبع کج
بدعت و شرک کی باتیں کرتا ہو وہ امامت کے لائق ہے یا نہیں۔

الجواب۔ ایسا شخص جس کا سوال میں ذکر ہے شرک ہو اسکو امام یا قاضی بنانا مسلمانوں کو
برگزیدہ چاہیے۔ حدیث داری قطنی میں ہے ارجعوا یتلکم خیالکم فساتہ وفدہ بین مکرو بین
سبکو یعنی اپنے امام اچھے لوگوں کو بناؤ کیونکہ وہ اعلیٰ میں تمہارے اور تمہارے درجے درمیان اور
مسجد بعد مسجد ہونیک بانی کی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔ چاہیے میں ہے۔ اذ ابی مسجد العزیزل من
ملکۃ حق ما ذل للناس فیہ فاذا اصل فیہ واحد لذل من ملکہ یعنی جس مسجد بنوائی وہ اسکو
ملک میں رہیگی جب تک لوگوں کو اس میں ناز نہ رہے کی اجازت نہ دے جب ایک آدمی نے طعی میں
ناز پڑھی تو وہ مسجد اسکی ملک سے نکل جائیگی۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کی جائیگی کیلئے نہ ہوگی جتنا تک
مکن ہو تب بعد جماعت میں ایسے شخص کی اقتداء سے پرہیز کرے واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید رشیدی عنانہ بنابر دارالافتاء ۲۵ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ

سوال

فیج بغیر اللہ اور اس کے کھانے کا کیا حکم ہے ؟

الجواب۔ ذبیحہ غیر اشد وادسکا کھانا حرام ہے موافق قرآن وحدیث و مذہب حنفی سے۔
 صحیح مسلم مطبوعہ افضل المطابع جلد دوم کے صفحہ ۱۷۰ میں برہنہ الثمین ذبیحہ غیر اللہ یعنی اشد معنی
 کرے اوسکو جو غیر اشد کے لئے ذبح کرے امام نووی اسکے شروع میں فرماتے ہیں لا یحل هذا الذبیحة
 سوا حکان الذابح مسلماً او نصرانیا او یهودیا لیس علیہ الشافعی و اتفق علیہ اصبی بناب۔
 یعنی ذبیحہ غیر اشد کا حلال نہیں ہر ذبح کرنے والا اوسکا خواہ نصرانی یا یہودی امام شافعی سے
 اسکی تبعی فرمائی ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے۔ درختار مطبوعہ مشی فوٹو کسٹور
 میں ہر ذبح نقد و مرہ لا میرد خواہ کو احد من العظما یمک لانہ اهل ینہ غیر اللہ ولو
 و صلیۃ ذکر اسم اللہ تعالیٰ یعنی امیر کے آنے کے باعث ذبح کیا یا کسی واحد سردار و دیگر خواہ
 ہوگا۔ اگرچہ اشد کا نام عند الذبح کیا غیر حنفی مذہب میں بھی یہ مسئلہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
 حرر محمد سعید عفا اللہ عنہ ۲۴ رجب یوم شنبہ ۱۳۲۱ھ

سوال

ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا نکاح ناما لفظی میں ہوا دونوں کو مان بانیہ ایجاب وقبول کیا تھا ایک کے بعد
 سیانی ہو گئی اور لڑکا اب تک چھوٹا ہو اور لڑکی اوسکے بیان جانا قبول نہیں کرتی۔ اور چاہتی ہے کہ
 میں دوسرے نکاح کروں آیا بغیر طلاق اوس شوہر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ بلا طلاق شوہر کے وہ لڑکی دوسرے نکاح کر سکتی ہے کیونکہ صحت مسئلہ میں نکاح ہی نہیں
 تو طلاق کیسی مان بہتر ہوگا کہ حاکم وقت سے اجازت لے لے کر پھر زندہ فساد نہ پیدا ہو۔ واللہ اعلم

۲۲ رجب ۱۳۲۱ھ

سوال

زمانہ احداث امراض وبائیہ مثل تبیضہ و سچکب و طاقون وغیرہ میں اقوام ہندو برہمن
 و غیرہ بلا ایک بکرے کو مثل طریقہ ہندوستان پرستہ رنگ کے کپڑوں میں کچھ پیسے وغیرہ کرہ دیکر بکریا
 کے میں باندھتے ہیں اس مرض کے دنگ کے لئے ایک دیہی کے نام شہرت دیکر آبادی سے باہر لیجا کر

صدقہ چھوڑ دینے پر تین سو روپے ہوا ایک جانور سے دفعہ حاصل کرنا اور اس کے وضع ہونے پر
باعث ہونے پر اس جانور کو اپنی ملکیت سے علیٰ غریب کر دینے پر تین سو روپے ہوا ایک جانور سے دفعہ
بنا کر کوئی اپنے ملک میں ظاہر نہ کرنا چاہئے۔ پس نہ یہ جو شخص تین سو روپے اس کے لئے دیکھ کر
بچہ و حیوانات پھر مایا (دوسرے اول) کہہ کر بنگل میں دے دے وہ یہ دیکھ کر بچہ و حیوانات (دوسرے اول)
مستحق ہونے پر اس پر جانور کے استعمال میں ضرر عظیم ہے اور اس کے استعمال کر کے ہندو
بچہ و حیوانات (دوسرے اول) بعض مسلمان بھی جو ایسے جانور کے استعمال میں ضرر بخور فرماتے ہیں
زیر اس جانور کو استعمال میں لاکر ان مسلمانوں پر یہ ضرر ہونا ثابت کرنا اور تو حید کی غیبت
مفسد و ظکر و انانیت میں وجوہات سے زید نہ کو کرنا ذبح اسلامی کر کے آپ بھی اسے گوشت کر
کھانا اور دوسرے غریب مسلمانوں کو کھلوا دینا یا یہ جانور غیر ہندو کے حکم میں کرنا یا صدقہ کے جانور
کے استعمال کرنے والا غیر ہندو یا غیر مجرم ہے۔

اگرچہ اس میں وہ جانور جس پر نام غیر اللہ کا لکھا گیا وہ حرام ہے۔ ارشد فرماتا ہے وہاں اصل
غیر اللہ ہے یعنی جو چیز غیر اللہ کے نام سے پکائی جائے وہ حرام ہے۔ خواہ بیکرا ہو یا
کوئی چیز۔ تفسیر غزالی میں اس آیت کی تفسیر ملاحظہ ہو۔ بہت بڑے لکھا ہے۔ واللہ اعلم
باسمہ اب۔ ۱۲ رمضان ۱۳۲۲ھ یوم جمعہ۔

سوال

زینت مسجد کیا ہے ابرق من کوک دیواروں پر چھڑنا کیا حکم رکھتا ہے اور ایسی چیزیں مسجد میں
ترجیحاً نہ لگانا کر ہے اس ناز میں کسی طرح کا نقص ہے یا نہیں۔

الجواب۔ مسجد کی زینت کرنا منع ہے۔ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشبہ مساجد
من کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینت کرنے مساجد سے۔ یہ حدیث ابو داؤد میں ہے۔

طریق اسلام میں بھی منقول ہے۔ بخاری جلد اول میں ہے۔ آیا ان من خیر ما صنعتم فی مساجدکم
من تھربہ من خیر ما صنعتم فی مساجدکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کون کو نقص میں ڈالتے۔

واللہ اعلم بالصواب - ۱۶ رمضان یوم جمعہ ۱۳۲۲ھ

سوال

زید بے علم ہے حتیٰ کہ وہ خط تک نہیں سکتا بسہیٹ علمی کے صحت نشان وغیرہ کرتا ہے۔ اور
بائیں جہالت و نادانی طبابت بھی کرتا ہے ایسا ایسے کی طبابت جائز یا ناجائز ہے اور ایسے طبیب کی
سہمیائی کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ طب کا جائز علم و موقوف نہیں ہے تجربہ سے بھی طب آتی ہے۔ اگر کوئی شخص غیر
تجربہ اور علم کے مطلب کرے اور کوئی آدمی ہلاک ہو تو وہ اس کے ذریعہ ہے۔ حدیث ابی داؤد میں
ایسا ہی آیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب - ۱۶ رمضان یوم جمعہ ۱۳۲۲ھ

سوال

زید مسجد کا تحینا ستر پوپہ دس بارہ سال سے اپنے تفرق میں لایا۔ اور وہ ادا کرنے کا اولم
بھی نہیں کرتا جھٹلانا ہے۔ اس کے واسطے کیا حکم شیخ ہے۔

الجواب۔ جس شخص نے مسجد کا روپہ نصب کر لیا وہ گناہگار ہے حضرت صلعم نے فرمایا ہے
اموالکم و اعلیٰکم علیکم حرام یعنی مال تمہارا و اہم و تمہاری تمہارا حرام ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب - ۱۶ رمضان یوم جمعہ ۱۳۲۲ھ

سوال

زید ہر جمعہ میں نماز جمعہ ادا کرتا ہے مگر جو قتی نماز ادا نہیں کرتا۔ یہ امر از ظہر من الشمس ہے اور یقین
مکلی ہے تو زید کا حق حکم شرع سے کیا رہا ہے یعنی ہے اور نماز اس کی کابل ہو یا ناقص۔

الجواب۔ جو شخص جو قتی نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہو جاتا ہے۔ حدیث بزار میں
ہے کہ من ترک الصلوٰۃ متعذراً فقد کفر۔ یعنی جس نے قصہ آنماز چھوڑ دی وہ

کافر ہے۔ اور صحیح مسلم میں ہے فرق در میان مسلمان و کافر کے ترک صلوٰۃ ہے۔

بیرف جمعہ کی نماز پڑھنے سے وہ مسلمان نہیں ہوتا۔ ایک جمعہ کی نماز تو ہوئی جیسا کہ

پھر نماز ترک کی تو کافر ہو گیا۔ واسطہ اعلم بالصواب۔

حررہ العاجز محمد سعید عفا اللہ عنہ۔ مورخہ ۱۶ رمضان ۱۲۸۲ھ

تمہارے

قطعیہ یا نسخ طبع از مہتمم

ہو واجب خدا کا فضل بے عدد	اور نازل ہوئی اوسکی پوری مدد
تو میں میں نے بچا پی بہ نادر کتاب	نفع دیوے اس سے خدا کو احمد
ولکن تناسل قاری سے بھی	و عافیت کی کریم ارہمہ
برائے عجیب فناء اے این	و التہتم بعدہ تا ابد
فتاویٰ سعیدی یہ ہے ہمیشہ	پہن سال ہجری کی ہے اسعد
۳	۲
۱	۳

تقریباً ازوالہ مولوی نذیر الدین احمد صاحب سرائے مدرسہ اسلامیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل العلماء من اهل الحديث بحليلة الابرار - و القرآن - و
 من قلوبهم يتقون الله وصدقهم الايمان - و اذا قهرهم بحب الله ورسوله طلائع الامم
 و اصحابهم بمرآة علام الغيوب هو عمره و الجنان - و كره اليهم الفسوق و الاثم و العيسا
 و حجب اليهم طلب المغفرة و الرضوان - و الصلوة و السلام على خاتم النبیین و اول

فاًخ، بواب الجنان - صاحب الآيات المجرات والبرهان - سيدنا محمد عبده ورسوله
 سيد ولد خداتان - وعلى الله واصحابه الذين هم اشأوا دين الله في اقرى البلدان
 واوضحوا مشرع الحق حتى اتضح واستبان + اما بعد فيقول العبد المسكين الراجي
 الى رحمة ربه الاحد المتان غدير الدين احمد المجدي الشنقي مذهبا والمجفري
 المعاشي نسيا والبنارسي مولدا وصكنا حقه الله الصمد باللفظ والامتنان -
 ان الفتاوى المعتبرة من العلماء المحدثين عزيزة الوجود في هذا الزمان وكانت
 رسالة اسماء بالفتاوى السعيدية في غاية المتانة والبيان ونهاية النفاة
 والبيان للجهد المحقق والسديد المدقق مرجع الفضلاء الكاملين محط الاذكياء
 النظارين فامع ابدعة والمبتدعين مروج سنن سيد المسلمين مولانا
 الحاج محمد سعيد المحدث البنارسي جعل الله قراره في اعلى عليين واعز مكان
 وقد توفي ذلك المفتي انعلام في شهر رمضان سنة اثنتين وعشرين بعد الف
 وثلاثمائة من الهجرة على صاحبها الصلوة والسلام الامتان - فقصد
 ابنه الرشيد المولوي محمد ابوالقاسم جعله الله من الذين لا يخافون لومة
 لائم طبع هذه الفتاوى ليجمع نفعها لجميع المسلمين ويكون لاسبه

الكبر المتين صدقة جارية الى يوم الدين وذخيرة

كاملة ليوم يشيب حوله الولدان شرفه

الملك السلطان - حبنا الله وعليه

الكلان يفر المولى ونعم

المتعان ويحيى

١٢٨٧٨٧٨٧٠

تمت

اكتبه مكتوب في اربعين كالي زليل

هذا الكتاب من كتب
الشيخ الفاضل
المرجع

الحمد لله الذي جعل في هذا الكتاب
موجزاً من موجزات
الشيخ الفاضل

سنة ١٣٥٠



جسده دوم

سنة ١٣٥٠

حسب ملامت خیر خواهان اسلام باہتمام بندہ آخر محمد اویالقاسم
سید محمد و لانا محمد وح

درجہ المصنف
مطبع المطابع
مطبع المطابع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین البریة۔ عالم الظاہر والخبیة۔ المطلع علی الضمیر والنسبة۔
والواهب جزل الفضل والعلیة۔ والصلوة والسلام والحقبة۔ علی صاحب
الایات الیسناہ والبراہین القطعیة۔ محمد الذی ارسل رحمۃ اللہ علیہ الخالق البریة
والجبریة۔ علی اللہ وصحبہ الذین سلکوا مستقیم السنیة۔ واقنوا بمقامہ المصطفیٰ
ما دام امت الشمس مضیة۔ والکواکب داریة۔ والروضۃ الندیة۔

اہا بعد عابر محمد ابوالقاسم عفی عنہ گذارش کرتا ہے کہ حصہ اول فتاویٰ ہذا کے
ویباچے میں اس دوسرے حصہ کی بابت گم ہو گیا فذر کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی مافی
ہوئی کہ اس نے اپنے فضل سے اسکو بھی دستیاب کرا دیا۔ اب یہ خیال ہوا کہ دالہ رحمہ کا
یہ ایک تبرک ہے اور جبکہ پاس فتاویٰ ہذا کا حصہ اول پورا ہو گیا تو یہ نبویہ حصہ ثانی کے
ماتر رہتا ہے نیز عام مسلمانوں کو اس سے بھی فائدہ کی امید ہے طبع کا قصد کیا۔ اللھم
انت الموفق والمعين حلیك لعلنا والیث استناد الیك المصیر

استفتا (۱)

کیا فرماتے ہیں علما و متاخرین مدینہ کرامہ کا بعد نخل کے ہر کسی مجلس کے لوگوں کو سلام کرنا بخیر و خلاق
شرع میں ہوتی ہیں ایسے کام خلاف شرع کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔

الجواب

واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نخل ہوتے تھے حضرت کے بعد خلفاء اربعہ کے زمانہ
میں بھلا رسوم جو رسول میں مذکور ہوئیں انہیں کسی کا پتہ نشان قرون ثلاثہ مشہور رہا بالآخر میں
نہیں ملتا اور نہ انکی کوئی اصل قرآن و حدیث سے معلوم ہوتی ہے۔ لہذا انکے بعد امت پر حین

سیح سلسلہ میں ہے فاعل انکاشی زمین ہے بلکہ مدحی ہے کہ کسی قوم پر ہے
 ما انا علیہ واصحابی کے لئے ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں۔
 اس لئے ما من رسول الله صلیر و انجاء ما اتفق علیہ اصحاب رسول الله صلیر
 و صلواتی صلیر العباد و غیرہ من الکتاب۔ ظاہر ہے کہ از رسول الله صلیر
 میں ایت انحال کا نام و نشان نہ تھا بلکہ فاعل انکاشی نہیں ہے یہ افعال بد خیمہ ہیں
 چنانچہ آپ اسے مارک پر طعن کر کے وہ فاسق سے واللہ علم بالصواب۔ حررہ محمد سعید ۱۹
 محمد یوسف

استفتا (۲)

کتاب الصلوٰۃ خیر من النوم۔ اذان صبح میں حضرت عمرؓ سے شروع ہوا یا نہیں اور
 شہر کعت تراویح کی حضرت عمرؓ سے ایجاد ہوئی یا نہیں۔

الجواب

اصلاً و خیر من النوم کو ملائے رسول اللہ صلیر کے بعد ارگئے کہ گہا تھا رسول اللہ
 صلیر نے بظاہر کو تو لیا کہ اسکو بیتہ فجر کی، دان یہ کہو۔ ابن ماجہ وغیرہ متعدد کتب حدیث میں آئی
 و احادیث حافظہ شیخ نے تخریج و ایہ تین متعدد طرق اس کے نقل کئے ہیں۔ سادہ ابن خنیمہ
 بن یحییٰ و ابی اسحق بن علی بن مسعود و ابن سعد بن محمد بن سید بن عسکری
 من لیسنت اذا قال الصلوة فی اذان الفجر علی الصلوة علی علی الفلاح قال الصلوة
 بن من، نسف۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یہ کلمہ حضرت عمرؓ کا ایجاد ہوا ہے بلکہ رسول اللہ
 نے ذرا ان فراموش اسکو قرار فرمایا ہے۔ اور تراویح میں کلمہ حضرت عمرؓ سے نہیں آتا
 بلکہ مار بن بعض لوگ کلمہ پر حضرت عمرؓ سے حضرت عمرؓ سے کیا رکعت کا کوئی
 نہ ہو۔ ۳۰ حال امام الکلب میں دونوں اثر اسکا موجود ہیں واللہ اعلم بالصواب۔
 محمد یوسف

(۳) استفتا

اگر کوئی آدمی اپنی بی بی کو غصہ کی حالت میں تین بار بایں طور کہے کہ میں نے بی بی فلاں کو طلاق دی۔ تو اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب

اوس بی بی کو طلاق ہوگئی مگر بموجب حدیث صحیح مسلم ص ۱۴۸ عن ابن عباس قال کان الطلاق علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی بکر و سنتین من خلافہ عمر طلاق الثلاث واحدہ۔ یہ تین طلاق صحیح حکم میں ایک کے ہونے کو چاہیے کہ رجوع کرے و اتہا علم بالصواب۔ حرر محمد سعید۔

(۴) استفتا

زید سے بعد وفات تین وارث شرعی ایک زوجہ و دو چارادہیں ایک علاقہ خالی خالی رہا۔ اگر وہ شریعت محمدی ہر کسی کو کتنا کتنا ترک کرے۔

الجواب

سید تقی

نچہ
بنت الم
خار علاقہ
بعد تقدیم مایہ تقدم علیہ بالاسف کے ترکہ زید کا چار سہام پر منقسم ہوگا پھر منقسم آٹھ سے ہوگی
جنہیں سے دو زوجہ کے چچہ چارادہ بنوں کے۔ خال کو کچھ نہ دیگا۔ مہلکائی کتب الغرض
واللہ اعلم بالصواب۔ حرر محمد سعید علی۔

سوال نمبر ۵

ایک شخص نے ہومن ہزار روپیہ کے تینا سار یا شترہ بیگہ زمین پونہاں پر لیا اور مالکدار



OBA000002585JRC

نفسہ والے کی صحیح نہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ طلاق منہ والے اور زبردستی
کی ہوئی کی جائز نہیں ہے۔ اور حدیث ترمذی میں ہے۔ فقال اشرب خمر انقام رجل
فامسك فخر بعد سبب خمر واما بسط یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کی نسبت حکم دیا کہ
اس نے شراب نوشی میں ایک آدمی نے اٹھ کر سو گھا معلوم ہوا کہ شراب نہیں پی سکا
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نشہ والی کا اقرار حالت نشہ میں صحیح نہیں ہے۔ حاصل کا حکم
یہ ہے کہ نشہ والی کا طلاق دینا صحیح نہیں ہے پھر جبکہ وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور حدیث
میں صاف ہے البیت علی المدعی والیمین علی من انکرت یعنی مدعی کے ذمہ گواہ کا قیام کرنا ہے
اب جو مدعی طلاق کے ہیں اور گواہ عادل قیام کرنے چاہئیں کہ حالت غیر نشہ میں طلاق دے گا
یہ بیکہ کہ نشہ والی کا طلاق ہی نہیں ہوتا واللہ اعلم بحقیقۃ الخلال۔

الراقم العاجز محمد سعید عفی عنہ۔

سوال نمبر ۷

ایک شخص لوگوں کو اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما عرب بلا عین وانا احد بلا صم
ترغیب والا کریم کرتا ہے اور اس حدیث کو صحیح کہتا ہے یہ حدیث کیسے ہو اور اسکے معنی کیا
درست ہیں اور ایسا شخص اور اسلام پر کیا ہے۔ بیوقوف و جواہ

الجواب

یہ دونوں حدیثیں جو سوال میں مرقوم ہیں محض موضوع طہر و نکی بنائی ہوئی ہیں کتب حدیث
میں ان کا نام نہ نشان نہیں ہے۔ قرآن مجید و قربان حمید میں صاف آیت ہے۔
نرا ما انما بشر مسلک یعنی میں آدمی ہوں جیسے تم آدمی ہو۔ سورہ کہف اور سورہ جن میں ہے
وانت لکما قاهر عبد اللہ یدعوہ یعنی جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوتا ہے ان آیتوں سے معلوم
ہو اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے ہیں اور حدیث متفق علیہ میں جو نبی الاسلام علی حسن
بار و ان لا اللہ والاشھدان محمد عبد اللہ ورسول یعنی میں گواہی

میں لاکھوں عبادت کے نہیں سوا اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور
 میں اور انبیاء میں بھی ہیں مضمون ہے۔ ان آیات مذکورہ و انما دیب شہورہ کے
 لکھ دیب اوت دو حدیثوں کی جو سوال میں مذکور ہیں بخوبی پہنچی ہے وہ مستفید ہیں اور
 اس مصداق حدیث میں کذب عامتہ محمد اقلیتہ و مقدمہ لا حق انما دیب ایچہ جیسے ہے
 پر جیوٹھ باندھا تو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے کہ ہے اور ہی گمراہ ہے۔ یہی ہے
 بیعت کرنا کہ ہی کو مولیٰ بنائے مگر وہ ایسے شخص کی بیعت کرنا چاہیے کہ "یا علم باصواب
 حر و محمد سجد عفا اللہ عنہ بنارسی۔"

سوال (۸)

جو شخص سلمان تارک نماز ہے وہ اگر تہ کرب تو وہ پہلی نماز و نکاح کرے ؟

سوال

جو شخص قبل و شبہ جہر کہتا تھا پھر سنت اٹھا تو وہ اپنی نماز دہراوے یا کیا کرے۔

سوال

جہرم تبلیہ کہ جہا اب ہے داخل شریعت میں ہے یا نہیں اور جو
 ایسا کرے اسکی عانت چاہئے یا نہیں۔

سوال

تارک نماز کے بنائے کی نماز پڑھنا کیسا ہے۔ بیوا تو جہر دا۔

جواب سوال اول

تارک نماز کے بارے میں اختلاف سلف و خلف سے چلا آتا ہے۔ امام و محدثین کے نزدیک
 بدلیل من ترک الصلوۃ فقد کفر۔ و اقیمو الصلوۃ لعلکم توفون۔ و انما دیب شہورہ کے لئے ہے
 سے تک صلوۃ کا ترک ہو جاتا ہے اور بعض وہ صرف کے نزدیک۔ فاسخ سخن حق و تہد۔
 جس لوگوں کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے ان کے نزدیک قصاص و کی جگہ محمد اتر گیا ہے

بہنیں آئی فقط توبہ کرنا چاہیے۔ جن لوگوں کے نزدیک تارک ملاقہ حاسق ہے اور ان کے نزدیک
تضا آئی ہے۔ احتیاطاً ارکھن ہے کہ تضا کے ہر نماز کے ساتھ ایک ایک نماز تضا کرنا چاہئے جیسا
رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے غزوہ خندق میں نماز میں تضا کی ہیں واللہ اعلم بالصواب ۛ

جواب سوال دوم

شیعہ مذہب والے جو توبہ کی اور سنی ہو ا حلت شیعہ ہونے میں اگر وہ نماز پر حقا ت
تواب اور سکون نماز تضا کی کچھ حاجت نہیں ہے کیونکہ نماز شیعہ کی بھی آمد اور بعد کے مسائل کے
اندر یہی ہے جیسی حنفی کی نماز ویسے ہی شیعہ کی بلکہ شیعہ کی نماز حنفی سے اچھی ہے اور ان کی نماز پر
دلائل حنفیوں سے عمدہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جواب سوال سوم

جلیس ہر کی قاعدہ نامنہ ہے یہ مسئلہ دوسری جگہ سے دریافت کر لینا چاہئے میری تحقیق میں
ادی کی جو جلیس کہ کرتا ہے اعانت کرنا چاہئے۔

جواب سوال چہارم

یہ نماز کی تحقیق اوپر جواب سوال اول میں گذر چکی اور اسکے جنازہ کی نماز پر حقا ت چاہئے
الراقم العاجز محمد سعید عفی عنہ البنا رسی

سوال

زیستہ ایک عورت گونگی بہری سے نکاح کیا اگر وہ کسی طرح زید کے گھر نہیں رہتی زید بھی بوطہ خوا
دوسرے شہر چلا گیا اور طلاق نہیں کیا تو اب اس عورت کا نکاح دوسرے سے ہو سکتا ہے
یا نہیں ۛ

جواب

جیسے ہو سکے اشارۃً یا کنیۃً اس عورت سے باعث نہ ہوئے کا دریافت کرنا چاہئے اگر وہ
مستقول ہو تو عورت کو چاہئے کہ زید سے خلع کوں لے لے جیسے زید ثابت بن قیس نے کیا تھا

زوجہ ثابت کے بارے میں حدیث میں یوں آیا ہے۔ ابو داؤد و مطبوعہ حضرت امین برادران رسول اللہ
 صلوات اللہ علیہ فی الصبح فوجد حبیبہ بنت سہل عند بابہ فی القلنس فقال رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم ہذا نفالت انا حبیبہ بنت سہل قال ما شأنک قالت لا انا ولا نفایت
 بن قیس لزوجہا فلما جاء ثابت بن قیس قال لہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم ہذا حبیبہ بنت
 سہل و ذکرک ما شاء اللہ ان تذکر و قالت حبیبہ یا رسول اللہ کل ما اعطانی
 ہندی فقال رسول اللہ صلی علیہ وسلم ثابت بن قیس خذ منها ما خذ منها و خلست صبی فی
 اصلہا۔ یعنی ثابت کی بیوی اپنے خاوند سے ناراض تھی حضرت صلوات اللہ علیہ نے بہرہ واپس لا کر خلع
 کر دیا اور کوئی صورت ستوا خلع کے اس سوال میں سمجھ میں نہیں آئی واللہ اعلم بالصواب
 حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ۔

سوال

مصنف ابن ابی شیبہ میں زیر ناف ہاتھ باندھنے کی حدیث صاف موجود ہے پھر یہ کیوں
 کہا جاتا ہے کہ حنفیہ کے پاس زیر ناف ہاتھ باندھنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

جواب

جس حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کا آپ نے ذکر کیا ہے اسکی بحث غرض سے میں لکھ چکا ہوں
 اصل بات یہ ہے کہ وہ حدیث قدیم نسخہ مصنف میں نہیں ہے فقہ الفقہاء کے مصنف نے لکھا ہے
 کہ میں نے اصل نسخہ کو لغت کا مصنف کا دیکھا اور میں تحت اسے کہ ذکر نہیں پایا یہی وجہ ہے کہ حافظ
 زبلی و عینی و طحاوی وغیرہ ابن ابی شیبہ کسی نے اسکو مصنف ابن ابی شیبہ سے نقل نہیں کیا
 نہ کسی مضمین شافعی نے ذکر کیا اگر یہ دلیل حنفیہ کی ہوتی تو عینی و زبلی ابن حجر وغیرہ ضرور اسکو
 ذکر کرتے اور نیز اس میں علقہ عن ابیہ ہے علقہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا دیکھو تقریباً بیست
 سال قبل قریب مائیل بن حجر رحمہ اللہ صلی علیہ وسلم الجیم الحنفی الکوفی صدوق الا انہ لہ
 یسبح من ابیہ حکذا فی التہذیب والمیزان للادھی۔

مفصل بحث اسکی ہمارے رسالے السکین ص ۵۷ و الجہر النامین ص ۸۷ میں ہے۔ سند کی رت

بھی یہ حدیث منقطع ہے تو بھی ضعیف شہری نقطہ

الراقم محمد سعید عفی عنہ

سوال

ایسے شخص کو امام بنانا جو حدیث کے مقابلہ میں ائمہ مجتہدین کے قول کو ترجیح دیکر رسول کے قول پر عمل کرے کیسا ہے ؟

الجواب

ایسے آدمی کو امام جان بوجھ کر نہ بنانا چاہئے بوجہ حدیث اجماعوا ائمہ تکون خیروکم (دراصل میں) یعنی اپنے امام عمدہ دیندار لوگ بنائے گا ہرے کہ ایسا آدمی دیندار نہیں ہے ہاں اگر عبادت پر سچا ہو ایسا آدمی امام ہو تو بوجہ آیت امر کواجمع الکعبین اور حدیث صلوا خلف کل جموعا جو یعنی ہر نیک بندے کے پیچھے نماز پڑھو نماز جائز ہو جائیگی واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوالات

(۱) بعض جاہلون نے اپنی عورت کو مطلق چھوڑ رکھا ہے نہ طلاق ہی دیتے ہیں نہ نان نفقہ دیتے ہیں نہ اڈکا مہر دیا ہے نہ دیتے ہیں اب وہ عورتیں کہاں سے کھائیں اور کیا کریں۔
(۲) بعض عورتوں کے خاوند مفقود الخیر ہیں اب وہ کب تک صبر کریں نہ کھانا پکڑ نہ کپڑا پہنائیں اور جو ان ہیں۔

(۳) جو شخص قاضی ہو کر عدت کے اندر مطلقہ یا بیوہ سے دوسرے شخص کا بخل پڑھا دے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں وہ شخص امامت کے قابل ہے یا نہیں۔

(۴) جو عورت اپنے شوہر سے ناراض ہے اور وہ ہر معاف کرتی ہے اور طلاق چاہتی ہے لیکن راضی نہیں ہے شوہر اس کا نہ طلاق دیتا ہے نہ کھانا پیتا۔ اس صورت میں شوہر کو حکم ہے۔ غنوا۔ توجہ ۱۔

جوابات

(۱) ایسی عورت تین عورت کو اختیار ہے کہ اسے نکاح و مسک کرے۔

نکاح کرے عن الی صریحہ ان النبی صلی علیہ وسلم فی الجہل کان یخیر ما ینفق علی امراء تہود و انبیاء

میں سے۔ یعنی حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی نفقہ عورت کا نہ پاسے تو اون دو

در بیان تفریق کر دیا جائے۔ نیک والا و طار میں ہے و ظاہر لایزالہ اندہ نیست النبی

صلعم نے بھی عدم زوجہ ان للمرجع لفقہتا بحیث حاصل علیہا ضرر میں ذکر ہے۔

شرعی مسئلہ تو یہ ہے مگر قانون حاکم وقت کے رو سے عورت کو چاہے کہ اس نفقہ کی ایک

درخواست دے ورنہ فتویٰ کو عدالت میں پیش کر کے طلاق سے بعد میں قانون کا بھی اثر

(۲) ایسی عورت کو چاہے کہ بعد گزرنے چار برس کے چار ماہ و نسل یوم عدت گذارے۔

کرے یہ فتویٰ حضرت عمرؓ کا ہے موطا امام مالک علیہ السلام میں ہے ان میں میں احضار

قال ایما امرأۃ نفقت نہ رجعا فلم یدرین ہوا فاحضاسنہ اسربع سنہن ثم بعد از

اششہ و غسل شد غسل۔ یعنی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور نہ

معلوم ہو کہ کہاں ہے تو وہ عورت چار برس انتظار کر کے چار ماہ و نسل یوم عدت گذارے۔

پھر حلال ہو جائیگی۔

(۳) جو شخص عداۃ عدت کے اندر نکاح پڑھا تو اگر ایسے فعل کو حلال جانے تو کادہج

ہے ورنہ فاسق ایسے شخص کے بیچے ناز کر دے خمسہ ہی ہے جیسا کہ کتب حدیث و فقہ سے

معلوم ہو سکتا ہے۔

(۴) عدت سے وجہ نامہ اضنی کی دریافت کی جائے اگر عورت کی شرارت ہے تو حاکم۔ برہسپی

اوسکو ظاہر کے یہاں بھیجے اگر مرد کی شرارت ہے تو قاضی مرد کو ہتھکڑیاں کرے۔ یہ معاملہ

کھانے پیش کرنا چاہئے واللہ اعلم بالصواب

حورہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوالات

نمبر ۱۔ ایسے نام کے مسلمان جن کا مکان مسجد سے بہت متصل اذان کی آواز اس کے کانوں میں پہنچتی ہے اور اس کو کوئی عذر شرعی نہیں پھر بھی مسجد میں حاضر ہو کر نماز نہیں پڑھتا ہے۔
 میں آنادرکنار گھر میں بھی نماز نہیں پڑھتا تو ایسے شخصوں کا ایمان کامل ہے یا ناقص اور
 مومن ہیں یا کافر اگر انہیں سے کوئی مرید آؤ تو اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کو پڑھنا
 جائز ہے یا نہیں۔

نمبر ۲۔ وہ شخص جس سے کسی وقت کی نماز بوجہ تکاسل و تشغل کے ترک ہو گئی تو وہ کافر
 ہے یا مسلمان اور اس کے کچھ نماز درست ہے یا نہیں اور اس کی نماز جنازہ جائز ہے
 نہیں اور اس میں اختصاص مذکورہ بالا میں کیا فرق ہے۔ بیوا تو جو ۱۔

جواب ہر دو

میری تحقیق میں جس جگہ شایع نے کفر کا اطلاق اپنے حال پر رہنے ویسے وہ ان اطلاق
 کفر کا کرنا صحیح ہے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کہا ہے۔ ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۱۱
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما تركوا الصلاة فمن تركها فقد كفر
 دوسری روایت میں ہے قال قال ان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم لا يرون شيئا من
 الاعمال تركه كفر غير الصلاة۔ یعنی کسی فعل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے سوا نماز کے
 اور امام احمد کا بھی یہی مذہب ہے کہ تارک صلوٰۃ کافر ہو جاتا ہے یہ کہنا کہ کمال امت کے نزدیک
 یہ بحث ماول سے غلط ہے ایسا آدمی اگر توبہ کرے تو اس کی جنازہ کی نماز جائز ہے وہ
 تمہیں۔ امامت بھی اس کی بغیر توبہ کے جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال

کیا قول ہے میں ملتا دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے بحالت عقہۂ

جوابات

نمبر ۱۔ نماز عشاء میں ثلث لیل تک تاخیر کرنا افضل ہے۔ بخاری جلد اول ص ۸۷
 میں ہے۔ کان یحب ان یؤخر من العشاء الی ما حوّلھا العتمة یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء
 میں تاخیر کرنا پسند فرماتے تھے اور ترمذی ص ۲۷ میں یوسف بن ابی جہر یہ کہتا ہے کہ قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان ابن ادم علی امتی لا یموت الا یؤخر العشاء الی ثلث اللیل او تصدق۔
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر امت پر میں دشوار نہ جانتا تو حکم کرتا کہ عشاء کو تعالیٰ یا آدم صلی
 اللہ علیہ وسلم تک تاخیر کریں اور ترمذی میں ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا السقوط التمام
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رات کے چاند کے فروغ کے بعد نماز عشاء کی پڑھتے تھے یہی تہائی رات
 ہوتی اور اسکی کو حاتم بن عمار نے نفع الباری میں دلیل کے رو سے قوی کیا ہے واللہ اعلم
 بالصواب

نمبر ۲۔ مستحب ہے کہ رات کو زیادہ روشنی کرنا یہ عادت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا
 تابعین سے ثابت نہیں واللہ اعلم۔
 ۲۵
 ۳۰
 ۳۵
 ۴۰
 ۴۵
 ۵۰
 ۵۵
 ۶۰
 ۶۵
 ۷۰
 ۷۵
 ۸۰
 ۸۵
 ۹۰
 ۹۵
 ۱۰۰
 ۱۰۵
 ۱۱۰
 ۱۱۵
 ۱۲۰
 ۱۲۵
 ۱۳۰
 ۱۳۵
 ۱۴۰
 ۱۴۵
 ۱۵۰
 ۱۵۵
 ۱۶۰
 ۱۶۵
 ۱۷۰
 ۱۷۵
 ۱۸۰
 ۱۸۵
 ۱۹۰
 ۱۹۵
 ۲۰۰
 ۲۰۵
 ۲۱۰
 ۲۱۵
 ۲۲۰
 ۲۲۵
 ۲۳۰
 ۲۳۵
 ۲۴۰
 ۲۴۵
 ۲۵۰
 ۲۵۵
 ۲۶۰
 ۲۶۵
 ۲۷۰
 ۲۷۵
 ۲۸۰
 ۲۸۵
 ۲۹۰
 ۲۹۵
 ۳۰۰
 ۳۰۵
 ۳۱۰
 ۳۱۵
 ۳۲۰
 ۳۲۵
 ۳۳۰
 ۳۳۵
 ۳۴۰
 ۳۴۵
 ۳۵۰
 ۳۵۵
 ۳۶۰
 ۳۶۵
 ۳۷۰
 ۳۷۵
 ۳۸۰
 ۳۸۵
 ۳۹۰
 ۳۹۵
 ۴۰۰
 ۴۰۵
 ۴۱۰
 ۴۱۵
 ۴۲۰
 ۴۲۵
 ۴۳۰
 ۴۳۵
 ۴۴۰
 ۴۴۵
 ۴۵۰
 ۴۵۵
 ۴۶۰
 ۴۶۵
 ۴۷۰
 ۴۷۵
 ۴۸۰
 ۴۸۵
 ۴۹۰
 ۴۹۵
 ۵۰۰
 ۵۰۵
 ۵۱۰
 ۵۱۵
 ۵۲۰
 ۵۲۵
 ۵۳۰
 ۵۳۵
 ۵۴۰
 ۵۴۵
 ۵۵۰
 ۵۵۵
 ۵۶۰
 ۵۶۵
 ۵۷۰
 ۵۷۵
 ۵۸۰
 ۵۸۵
 ۵۹۰
 ۵۹۵
 ۶۰۰
 ۶۰۵
 ۶۱۰
 ۶۱۵
 ۶۲۰
 ۶۲۵
 ۶۳۰
 ۶۳۵
 ۶۴۰
 ۶۴۵
 ۶۵۰
 ۶۵۵
 ۶۶۰
 ۶۶۵
 ۶۷۰
 ۶۷۵
 ۶۸۰
 ۶۸۵
 ۶۹۰
 ۶۹۵
 ۷۰۰
 ۷۰۵
 ۷۱۰
 ۷۱۵
 ۷۲۰
 ۷۲۵
 ۷۳۰
 ۷۳۵
 ۷۴۰
 ۷۴۵
 ۷۵۰
 ۷۵۵
 ۷۶۰
 ۷۶۵
 ۷۷۰
 ۷۷۵
 ۷۸۰
 ۷۸۵
 ۷۹۰
 ۷۹۵
 ۸۰۰
 ۸۰۵
 ۸۱۰
 ۸۱۵
 ۸۲۰
 ۸۲۵
 ۸۳۰
 ۸۳۵
 ۸۴۰
 ۸۴۵
 ۸۵۰
 ۸۵۵
 ۸۶۰
 ۸۶۵
 ۸۷۰
 ۸۷۵
 ۸۸۰
 ۸۸۵
 ۸۹۰
 ۸۹۵
 ۹۰۰
 ۹۰۵
 ۹۱۰
 ۹۱۵
 ۹۲۰
 ۹۲۵
 ۹۳۰
 ۹۳۵
 ۹۴۰
 ۹۴۵
 ۹۵۰
 ۹۵۵
 ۹۶۰
 ۹۶۵
 ۹۷۰
 ۹۷۵
 ۹۸۰
 ۹۸۵
 ۹۹۰
 ۹۹۵
 ۱۰۰۰
 ۱۰۰۵
 ۱۰۱۰
 ۱۰۱۵
 ۱۰۲۰
 ۱۰۲۵
 ۱۰۳۰
 ۱۰۳۵
 ۱۰۴۰
 ۱۰۴۵
 ۱۰۵۰
 ۱۰۵۵
 ۱۰۶۰
 ۱۰۶۵
 ۱۰۷۰
 ۱۰۷۵
 ۱۰۸۰
 ۱۰۸۵
 ۱۰۹۰
 ۱۰۹۵
 ۱۱۰۰
 ۱۱۰۵
 ۱۱۱۰
 ۱۱۱۵
 ۱۱۲۰
 ۱۱۲۵
 ۱۱۳۰
 ۱۱۳۵
 ۱۱۴۰
 ۱۱۴۵
 ۱۱۵۰
 ۱۱۵۵
 ۱۱۶۰
 ۱۱۶۵
 ۱۱۷۰
 ۱۱۷۵
 ۱۱۸۰
 ۱۱۸۵
 ۱۱۹۰
 ۱۱۹۵
 ۱۲۰۰
 ۱۲۰۵
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۵
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۵
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۵
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۵
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۵
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۵
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۵
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۵
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۵
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۵
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۵
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۵
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۵
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۵
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۵
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۵
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۵
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۵
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۵
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۵
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۵
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۵
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۵
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۵
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۵
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۵
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۵
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۵
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۵
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۵
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۵
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۵
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۵
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۵
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۵
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۵
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۵
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۵
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۵
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۵
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۵
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۵
 ۱۶۳۰
 ۱۶۳۵
 ۱۶۴۰
 ۱۶۴۵
 ۱۶۵۰
 ۱۶۵۵
 ۱۶۶۰
 ۱۶۶۵
 ۱۶۷۰
 ۱۶۷۵
 ۱۶۸۰
 ۱۶۸۵
 ۱۶۹۰
 ۱۶۹۵
 ۱۷۰۰
 ۱۷۰۵
 ۱۷۱۰
 ۱۷۱۵
 ۱۷۲۰
 ۱۷۲۵
 ۱۷۳۰
 ۱۷۳۵
 ۱۷۴۰
 ۱۷۴۵
 ۱۷۵۰
 ۱۷۵۵
 ۱۷۶۰
 ۱۷۶۵
 ۱۷۷۰
 ۱۷۷۵
 ۱۷۸۰
 ۱۷۸۵
 ۱۷۹۰
 ۱۷۹۵
 ۱۸۰۰
 ۱۸۰۵
 ۱۸۱۰
 ۱۸۱۵
 ۱۸۲۰
 ۱۸۲۵
 ۱۸۳۰
 ۱۸۳۵
 ۱۸۴۰
 ۱۸۴۵
 ۱۸۵۰
 ۱۸۵۵
 ۱۸۶۰
 ۱۸۶۵
 ۱۸۷۰
 ۱۸۷۵
 ۱۸۸۰
 ۱۸۸۵
 ۱۸۹۰
 ۱۸۹۵
 ۱۹۰۰
 ۱۹۰۵
 ۱۹۱۰
 ۱۹۱۵
 ۱۹۲۰
 ۱۹۲۵
 ۱۹۳۰
 ۱۹۳۵
 ۱۹۴۰
 ۱۹۴۵
 ۱۹۵۰
 ۱۹۵۵
 ۱۹۶۰
 ۱۹۶۵
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۵
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۵
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۵
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۵
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۵
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۵
 ۲۰۳۰
 ۲۰۳۵
 ۲۰۴۰
 ۲۰۴۵
 ۲۰۵۰
 ۲۰۵۵
 ۲۰۶۰
 ۲۰۶۵
 ۲۰۷۰
 ۲۰۷۵
 ۲۰۸۰
 ۲۰۸۵
 ۲۰۹۰
 ۲۰۹۵
 ۲۱۰۰
 ۲۱۰۵
 ۲۱۱۰
 ۲۱۱۵
 ۲۱۲۰
 ۲۱۲۵
 ۲۱۳۰
 ۲۱۳۵
 ۲۱۴۰
 ۲۱۴۵
 ۲۱۵۰
 ۲۱۵۵
 ۲۱۶۰
 ۲۱۶۵
 ۲۱۷۰
 ۲۱۷۵
 ۲۱۸۰
 ۲۱۸۵
 ۲۱۹۰
 ۲۱۹۵
 ۲۲۰۰
 ۲۲۰۵
 ۲۲۱۰
 ۲۲۱۵
 ۲۲۲۰
 ۲۲۲۵
 ۲۲۳۰
 ۲۲۳۵
 ۲۲۴۰
 ۲۲۴۵
 ۲۲۵۰
 ۲۲۵۵
 ۲۲۶۰
 ۲۲۶۵
 ۲۲۷۰
 ۲۲۷۵
 ۲۲۸۰
 ۲۲۸۵
 ۲۲۹۰
 ۲۲۹۵
 ۲۳۰۰
 ۲۳۰۵
 ۲۳۱۰
 ۲۳۱۵
 ۲۳۲۰
 ۲۳۲۵
 ۲۳۳۰
 ۲۳۳۵
 ۲۳۴۰
 ۲۳۴۵
 ۲۳۵۰
 ۲۳۵۵
 ۲۳۶۰
 ۲۳۶۵
 ۲۳۷۰
 ۲۳۷۵
 ۲۳۸۰
 ۲۳۸۵
 ۲۳۹۰
 ۲۳۹۵
 ۲۴۰۰
 ۲۴۰۵
 ۲۴۱۰
 ۲۴۱۵
 ۲۴۲۰
 ۲۴۲۵
 ۲۴۳۰
 ۲۴۳۵
 ۲۴۴۰
 ۲۴۴۵
 ۲۴۵۰
 ۲۴۵۵
 ۲۴۶۰
 ۲۴۶۵
 ۲۴۷۰
 ۲۴۷۵
 ۲۴۸۰
 ۲۴۸۵
 ۲۴۹۰
 ۲۴۹۵
 ۲۵۰۰
 ۲۵۰۵
 ۲۵۱۰
 ۲۵۱۵
 ۲۵۲۰
 ۲۵۲۵
 ۲۵۳۰
 ۲۵۳۵
 ۲۵۴۰
 ۲۵۴۵
 ۲۵۵۰
 ۲۵۵۵
 ۲۵۶۰
 ۲۵۶۵
 ۲۵۷۰
 ۲۵۷۵
 ۲۵۸۰
 ۲۵۸۵
 ۲۵۹۰
 ۲۵۹۵
 ۲۶۰۰
 ۲۶۰۵
 ۲۶۱۰
 ۲۶۱۵
 ۲۶۲۰
 ۲۶۲۵
 ۲۶۳۰
 ۲۶۳۵
 ۲۶۴۰
 ۲۶۴۵
 ۲۶۵۰
 ۲۶۵۵
 ۲۶۶۰
 ۲۶۶۵
 ۲۶۷۰
 ۲۶۷۵
 ۲۶۸۰
 ۲۶۸۵
 ۲۶۹۰
 ۲۶۹۵
 ۲۷۰۰
 ۲۷۰۵
 ۲۷۱۰
 ۲۷۱۵
 ۲۷۲۰
 ۲۷۲۵
 ۲۷۳۰
 ۲۷۳۵
 ۲۷۴۰
 ۲۷۴۵
 ۲۷۵۰
 ۲۷۵۵
 ۲۷۶۰
 ۲۷۶۵
 ۲۷۷۰
 ۲۷۷۵
 ۲۷۸۰
 ۲۷۸۵
 ۲۷۹۰
 ۲۷۹۵
 ۲۸۰۰
 ۲۸۰۵
 ۲۸۱۰
 ۲۸۱۵
 ۲۸۲۰
 ۲۸۲۵
 ۲۸۳۰
 ۲۸۳۵
 ۲۸۴۰
 ۲۸۴۵
 ۲۸۵۰
 ۲۸۵۵
 ۲۸۶۰
 ۲۸۶۵
 ۲۸۷۰
 ۲۸۷۵
 ۲۸۸۰
 ۲۸۸۵
 ۲۸۹۰
 ۲۸۹۵
 ۲۹۰۰
 ۲۹۰۵
 ۲۹۱۰
 ۲۹۱۵
 ۲۹۲۰
 ۲۹۲۵
 ۲۹۳۰
 ۲۹۳۵
 ۲۹۴۰
 ۲۹۴۵
 ۲۹۵۰
 ۲۹۵۵
 ۲۹۶۰
 ۲۹۶۵
 ۲۹۷۰
 ۲۹۷۵
 ۲۹۸۰
 ۲۹۸۵
 ۲۹۹۰
 ۲۹۹۵
 ۳۰۰۰
 ۳۰۰۵
 ۳۰۱۰
 ۳۰۱۵
 ۳۰۲۰
 ۳۰۲۵
 ۳۰۳۰
 ۳۰۳۵
 ۳۰۴۰
 ۳۰۴۵
 ۳۰۵۰
 ۳۰۵۵
 ۳۰۶۰
 ۳۰۶۵
 ۳۰۷۰
 ۳۰۷۵
 ۳۰۸۰
 ۳۰۸۵
 ۳۰۹۰
 ۳۰۹۵
 ۳۱۰۰
 ۳۱۰۵
 ۳۱۱۰
 ۳۱۱۵
 ۳۱۲۰
 ۳۱۲۵
 ۳۱۳۰
 ۳۱۳۵
 ۳۱۴۰
 ۳۱۴۵
 ۳۱۵۰
 ۳۱۵۵
 ۳۱۶۰
 ۳۱۶۵
 ۳۱۷۰
 ۳۱۷۵
 ۳۱۸۰
 ۳۱۸۵
 ۳۱۹۰
 ۳۱۹۵
 ۳۲۰۰
 ۳۲۰۵
 ۳۲۱۰
 ۳۲۱۵
 ۳۲۲۰
 ۳۲۲۵
 ۳۲۳۰
 ۳۲۳۵
 ۳۲۴۰
 ۳۲۴۵
 ۳۲۵۰
 ۳۲۵۵
 ۳۲۶۰
 ۳۲۶۵
 ۳۲۷۰
 ۳۲۷۵
 ۳۲۸۰
 ۳۲۸۵
 ۳۲۹۰
 ۳۲۹۵
 ۳۳۰۰
 ۳۳۰۵
 ۳۳۱۰
 ۳۳۱۵
 ۳۳۲۰
 ۳۳۲۵
 ۳۳۳۰
 ۳۳۳۵
 ۳۳۴۰
 ۳۳۴۵
 ۳۳۵۰
 ۳۳۵۵
 ۳۳۶۰
 ۳۳۶۵
 ۳۳۷۰
 ۳۳۷۵
 ۳۳۸۰
 ۳۳۸۵
 ۳۳۹۰
 ۳۳۹۵
 ۳۴۰۰
 ۳۴۰۵
 ۳۴۱۰
 ۳۴۱۵
 ۳۴۲۰
 ۳۴۲۵
 ۳۴۳۰
 ۳۴۳۵
 ۳۴۴۰
 ۳۴۴۵
 ۳۴۵۰
 ۳۴۵۵
 ۳۴۶۰
 ۳۴۶۵
 ۳۴۷۰
 ۳۴۷۵
 ۳۴۸۰
 ۳۴۸۵
 ۳۴۹۰
 ۳۴۹۵
 ۳۵۰۰
 ۳۵۰۵
 ۳۵۱۰
 ۳۵۱۵
 ۳۵۲۰
 ۳۵۲۵
 ۳۵۳۰
 ۳۵۳۵
 ۳۵۴۰
 ۳۵۴۵
 ۳۵۵۰
 ۳۵۵۵
 ۳۵۶۰
 ۳۵۶۵
 ۳۵۷۰
 ۳۵۷۵
 ۳۵۸۰
 ۳۵۸۵
 ۳۵۹۰
 ۳۵۹۵
 ۳۶۰۰
 ۳۶۰۵
 ۳۶۱۰
 ۳۶۱۵
 ۳۶۲۰
 ۳۶۲۵
 ۳۶۳۰
 ۳۶۳۵
 ۳۶۴۰
 ۳۶۴۵
 ۳۶۵۰
 ۳۶۵۵
 ۳۶۶۰
 ۳۶۶۵
 ۳۶۷۰
 ۳۶۷۵
 ۳۶۸۰
 ۳۶۸۵
 ۳۶۹۰
 ۳۶۹۵
 ۳۷۰۰
 ۳۷۰۵
 ۳۷۱۰
 ۳۷۱۵
 ۳۷۲۰
 ۳۷۲۵
 ۳۷۳۰
 ۳۷۳۵
 ۳۷۴۰
 ۳۷۴۵
 ۳۷۵۰
 ۳۷۵۵
 ۳۷۶۰
 ۳۷۶۵
 ۳۷۷۰
 ۳۷۷۵
 ۳۷۸۰
 ۳۷۸۵
 ۳۷۹۰
 ۳۷۹۵
 ۳۸۰۰
 ۳۸۰۵
 ۳۸۱۰
 ۳۸۱۵
 ۳۸۲۰
 ۳۸۲۵
 ۳۸۳۰
 ۳۸۳۵
 ۳۸۴۰
 ۳۸۴۵
 ۳۸۵۰
 ۳۸۵۵
 ۳۸۶۰
 ۳۸۶۵
 ۳۸۷۰
 ۳۸۷۵
 ۳۸۸۰
 ۳۸۸۵
 ۳۸۹۰
 ۳۸۹۵
 ۳۹۰۰
 ۳۹۰۵
 ۳۹۱۰
 ۳۹۱۵
 ۳۹۲۰
 ۳۹۲۵
 ۳۹۳۰
 ۳۹۳۵
 ۳۹۴۰
 ۳۹۴۵
 ۳۹۵۰
 ۳۹۵۵
 ۳۹۶۰
 ۳۹۶۵
 ۳۹۷۰
 ۳۹۷۵
 ۳۹۸۰
 ۳۹۸۵
 ۳۹۹۰
 ۳۹۹۵
 ۴۰۰۰
 ۴۰۰۵
 ۴۰۱۰
 ۴۰۱۵
 ۴۰۲۰
 ۴۰۲۵
 ۴۰۳۰
 ۴۰۳۵
 ۴۰۴۰
 ۴۰۴۵
 ۴۰۵۰
 ۴۰۵۵
 ۴۰۶۰
 ۴۰۶۵
 ۴۰۷۰
 ۴۰۷۵
 ۴۰۸۰
 ۴۰۸۵
 ۴۰۹۰
 ۴۰۹۵
 ۴۱۰۰
 ۴۱۰۵
 ۴۱۱۰
 ۴۱۱۵
 ۴۱۲۰
 ۴۱۲۵
 ۴۱۳۰
 ۴۱۳۵
 ۴۱۴۰
 ۴۱۴۵
 ۴۱۵۰
 ۴۱۵۵
 ۴۱۶۰
 ۴۱۶۵
 ۴۱۷۰
 ۴۱۷۵
 ۴۱۸۰
 ۴۱۸۵
 ۴۱۹۰
 ۴۱۹۵
 ۴۲۰۰
 ۴۲۰۵
 ۴۲۱۰
 ۴۲۱۵
 ۴۲۲۰
 ۴۲۲۵
 ۴۲۳۰
 ۴۲۳۵
 ۴۲۴۰
 ۴۲۴۵
 ۴۲۵۰
 ۴۲۵۵
 ۴۲۶۰
 ۴۲۶۵
 ۴۲۷۰
 ۴۲۷۵
 ۴۲۸۰
 ۴۲۸۵
 ۴۲۹۰
 ۴۲۹۵
 ۴۳۰۰
 ۴۳۰۵
 ۴۳۱۰
 ۴۳۱۵
 ۴۳۲۰
 ۴۳۲۵
 ۴۳۳۰
 ۴۳۳۵
 ۴۳۴۰
 ۴۳۴۵
 ۴۳۵۰
 ۴۳۵۵
 ۴۳۶۰
 ۴۳۶۵
 ۴۳۷۰
 ۴۳۷۵
 ۴۳۸۰
 ۴۳۸۵
 ۴۳۹۰
 ۴۳۹۵
 ۴۴۰۰
 ۴۴۰۵
 ۴۴۱۰
 ۴۴۱۵
 ۴۴۲۰
 ۴۴۲۵
 ۴۴۳۰
 ۴۴۳۵
 ۴۴۴۰
 ۴۴۴۵
 ۴۴۵۰
 ۴۴۵۵
 ۴۴۶۰
 ۴۴۶۵
 ۴۴۷۰
 ۴۴۷۵
 ۴۴۸۰
 ۴۴۸۵
 ۴۴۹۰
 ۴۴۹۵
 ۴۵۰۰
 ۴۵۰۵
 ۴۵۱۰
 ۴۵۱۵
 ۴۵۲۰
 ۴۵۲۵
 ۴۵۳۰
 ۴۵۳۵
 ۴۵۴۰
 ۴۵۴۵
 ۴۵۵۰
 ۴۵۵۵
 ۴۵۶۰
 ۴۵۶۵
 ۴۵۷۰
 ۴۵۷۵
 ۴۵۸۰
 ۴۵۸۵
 ۴۵۹۰
 ۴۵۹۵
 ۴۶۰۰
 ۴۶۰۵
 ۴۶۱۰
 ۴۶۱۵
 ۴۶۲۰
 ۴۶۲۵
 ۴۶۳۰
 ۴۶۳۵
 ۴۶۴۰
 ۴۶۴۵
 ۴۶۵۰
 ۴۶۵۵
 ۴۶۶۰
 ۴۶۶۵
 ۴۶۷۰
 ۴۶۷۵
 ۴۶۸۰
 ۴۶۸۵
 ۴۶۹۰
 ۴۶۹۵
 ۴۷۰۰
 ۴۷۰۵
 ۴۷۱۰
 ۴۷۱۵
 ۴۷۲۰
 ۴۷

نمبر ۵۔ سو و غوار کے کمر کا ٹانھا باچار نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث طحاہ میں
سے منع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ مال اور سکا حرام ہے اور حرام کہ کھانا حرام ہے واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفی عنہ انوار سی

جواب اعتراض قاضی سید علوی نجفی بر جواب ال نمبر ۶

جواب میں موافق قول مشہور کے دو حدیثیں مذکور ہیں اور سوال میں بھی دو ہی حدیثیں معلوم ہوئی ہیں
پہلی کہ انما عذب بلا عین یہ ایک جملہ مستغل ہے انا مبتدأ ب بلا عین موصوف صفت
دو کہ جہر بعد اسکے وادعا طغیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تخت میں بیٹھنے کا حق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ مدحین ہوساتین کیا مشہور ہے۔

قولہ بعض موصوف بعد کی بنائی ہوئی کہنا بغیر جلالہ اتوال لغو۔

اقول معلوم ہوتا ہے معترض نے کتب مناظرہ و تہذیب و کیا جو شخص مدعی ان حدیثوں کے
حدیث ہو گیا ہے پتا اسکو چاہیے کہ ان حدیثوں کو کسی کتب مشہورہ یا غیر مشہورہ سے
محمّد نقل کرے یا اس مسئلہ کی صحت یا حسن ہو چکا ثبوت و سند۔ مناظرہ و تہذیب و جہر
یو اخذ بتصویح النقل ان نقل شیئا۔ آپ پر ضرور ہے کہ پہلے آپ ان ہر دو حدیثوں کی
نقل لائیں ہم تو ان میں اور ثانی اور تیسرے جو ان احادیث پر موضوع ہو گیا حکم کیلئے کہ جواب
تو اصد حدیثیں کے کیلئے امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ الراوی شریعت قریب السواد و جہر
فرماتے ہیں ومن جملة دلائل التوضیح ان يكون مخالفاً لمقتل بحيث لا يقبل لتاويل
ياحق به ما يدفع المحل المشاهدة او يكون منافياً لالة الكتاب القطعية
المستحقة والمتواترة اور ایسے ہی فی الخ المخبیہ شرح الفیہ وغیرہ میں ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ علامہ
حدیث موضوع کی یہ ہے کہ عقل کے مخالف ہو یا قرآن کے یا حدیث متواتر کے۔ یہ دو
احادیث عقل کے بھی مخالف ہیں کیونکہ مطالب ان دونوں کا یہ ہے کہ میں رتب ہوں اور اقد
ہوں رتب کا اطلاق سوا اب اللہ کے کسی دوسرے پر نہیں ہوتا اور اقد کا بھی ایسے ہی

اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ لا یقل احدکم اسق سربک اطمربک
 غرض بغیر کسی قرینہ اور اضافت کے مطلق رب کا اطلاق سوائے اللہ کے دوسرے پر نہیں آیا۔
 فمن یدعی بخلاف ذلک فلیعلم بانہ - اور احد کا اطلاق تو سوائے اللہ کے دوسرے پر
 نہیں آیا قل هو اللہ احد یہاں پر اطلاق احد کا اللہ پر بغیر الف و لام کے ہے یہ کہنا چاہیے
 کہ اللہ کی صفت الاحد ہوتی ہے غلط ہے یہ آیت اون کے رد میں کافی ہے۔ اب رب کا اطلاق
 دیکھو بخاری جلد اول مسئلہ ۱۰۷ یا رب ادخلنی الجنة فیقول اللہ انم فیقول یا رب
 لا تجعلی اشقی خلقک فیذکرہ سربہ۔ غرض رب اور احد کا اطلاق بغیر کسی قرینہ
 اللہ پر آیا ہوتا ہے یہ بالکل عقل کے خلاف ہے کہ ایک رب تو اللہ ہو دوسرے معاذ اللہ
 اللہ۔ اس سے تعدد الہ کی لازم آتی ہے وهو محال۔ اب بقاعدہ میزان گفتگو کی جاتی
 ہے۔ یلزم من حدیثین تعدد الالهة کل ملایم منہ تعدد الالهة فهو موضوع
 یتبع هذا ان الحدیثان موضوعان هذا معواذ مطلوب اما صغریٰ فمردودہ و
 اما کبریٰ فهو بدیہی۔ اور نیز انکا مضمون مخالف قرآن و احادیث ہوتا ہے
 چند آیت قرآنی و حدیث متواتر و مشہور جواب سوائل مذکور میں لکھی گئی تو اب اہل عقل
 نزدیک ان ہر دو حدیث کے موضوع و باطل ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہے گا۔
 نتیجہ آپ جب تک ان حدیث کو کسی کتب سے مستند نہ ثابت کریں جواب لکھ کر
 قصد کریں فقط المراقم العاجز محمد سعید عفا اللہ عنہ۔

(پھر اس کے جواب اور جواب الجواب کی مفصل بحث رسالہ فی البتقان العظیم عن حدیث الرسول
 الکریم میں دیکھو)

سوال اول

اگر کوئی شخص کہو سو ہی فرض دلائل تو دلائل والا بھی گنہگار ہو گا یا نہیں۔

جواب

زینہ بھرت کو ہر ایک لیکر سہو کی کارا با اور مرد کو سہو کی قرض دلائی تو اعانت سہو نہت پر چلتا
 کیا شد غرضت لا تعانوا علم الاثم والعذوان - جین گن و اور غلم کی است پر مدد مت
 کرو - لہذا زینہ اعانت کے گناہ سے بری نہیں ہو سکتا کیونکہ سہو کا معاملہ بہت مازک ہے سہو کا
 لینے والا سہو دالہ گنت والا تو اس کرنے والا گنت وین را رہیں - واللہ اعلم

سوال دوم

زینہ ایک رختہ جس کے نام پر لکھا کہ آج کی تاریخ سے ایک ماہ بعد خواہم پیش میں قدر مقدار دینا کی رختہ
 پر لکھی ہے اس تاریخ کو نکھو را پیش قدر لکھا ہے دینا نہیں تو تم اس پر دستخط کرو و کہ تم ایسا مقررہ پر روپیہ
 دیجئے اور تم سے سہو سے کچھ واسطہ نہیں سہو بعد دستخط کرنے کے زینہ اس وقت کو ماز میں او - مقدار
 مقررہ نہ لکھ سکتا کہ رختہ دیا نسل مباحی ہند - جس کے کہ غرضت اور سہو سے کچھ واسطہ نہیں ہے تو تو تاریخ
 مقررہ پر جس قدر روپیہ لکھا ہے اس کو دینا چاہئے کہ تو اس سے زینہ نہ کہ تو اس کا الزام شیخ - مہدی

جواب دوم

میرے خیال میں مرد پر کسی رختہ سے الزام شرعی نہیں کہ الزام ہے زینہ سے کہ - - - - -
 واللہ اعلم بالصواب - حرر محمد سعید علی شاہ مدظلہ

سوال - اگر بعد نکاح کرینے عورت کے پہلا گم شدہ خاوند آئے تو عورت کو نکاح کی

جواب - اگر سہو شرعی گذرے بعد خاوند آئے تو بھندہ پہننا - - - - -
 فیروز پور کا دوسرے نکاح میں نہ لگی ہی فیصلہ حدیث عمرہ کا ہے - - - - -

قال عائشہ ان تزوجت بعد انقضاء عہد فادخل بعد از حیض ولم یدخل یا فلا
 سبیل لزواج الاول ایسما - یعنی امام الکلب نے کہا کہ عورت کے بعد انقضاء عہد کے
 نکاح کیا تو نہ اول سبیل دوسرے سبیل ہے نہ زوری کے اسکی تہجیب تو قیل حدیث عمرہ کا ہے
 نقل کیا ہے واللہ اعلم بالصواب - حرر محمد سعید علی شاہ مدظلہ

سوال اول

(۱) کیا د از محی شہ انا و کترانا اور رکعتا و رکعتا برابر ہے۔
 و و م (۲) تارک صلوٰۃ کیسے مسلمان بنیں اور کافر ہے تو کس درجہ کا۔
 سوم۔ (۳) بڑیوں کی تجارت خوابہ ہدیٰ بیچ کی ہو یا غیرہ بیکے بیکے جانیور کی ہو یا حرام کی
 کیسے ہے۔ مینو بالین طان توجرو الیوم لیشیب لہ الولدان

جوابات

(۱) د از محی متنا ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ مشرک لوگ د از محی منڈا متفقے حضرت صلعم نے
 فرمایا ہے خالفوا المشرکین۔ مشرکوں کا خلاف کرو۔ چنانچہ صحیح مسلم ۱۲۱ میں ہے عن ابن
 عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین احفوا الشوارب یا عفو الہی۔
 یعنی خلاف کرو مشرکین کا د از محی بڑھاؤ جو صحیحین منڈاؤ۔ اور دوسری روایت مسلم میں ہے۔
 عن ابن عمر عن النبی صلعم انہ امر یا عفو الشوارب و احفوا الخیتر جو لوگ د از محی
 منڈاتے ہیں یا کتر و د از محی حادیث کا خلاف کرتے ہیں د اللہ اعلم بالصواب
 (۲) حدیث میں ہے من ترک الصلوٰۃ مستعدا قتل کفر یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا
 وہ کافر ہے اور مسلم کی روایت میں جو فرق درمیان ہے مسلمان و کافر کے ترک صلوٰۃ سے یا بدتر مذہب
 میں ہے صاحب کسب فعل کے ترک کفر نہیں جلتے تھے مگر تاہم این احادیث سے معلوم ہوا کہ تارک صلوٰۃ
 کافر ہے اگرچہ کفر دون کفر ہے۔ جو شخص منکر اللہ و رسول کا ہے جیسے ہنویہ و نصاریٰ ایسا کافر نہیں
 د اللہ اعلم بالصواب

(۳) میرزا قاسم بن جلال جانیور ونگی و یوگی بیج جائز ہے حرام کی نہیں۔ بخاری شریف میں ہے
 قال اللہ الیہود حرمت علیہم الشحم فحملوا فباعوا حوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ یہود کو قتل کرے
 اور نہ چربی حرام کی گئی پس ان کو گھٹا کر فروخت کر دیا اس معلوم ہوا کہ حرام چیز کی بیج جائز نہیں ہے فقط
 د اللہ اعلم بالصواب حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال ایک شخص نے بکری پر تیش کر لیا کسکی د لکھتے تھے مگر کہ اس شرط سے بیکار اگر اس سال بچا

تیم بیٹے اور آئندہ رات کا نیکہ منگے یا تو آدھوں آدھوں میں شریک کیا گیا اور اگرچہ نیکہ تو شریک
 نہیں تھا مگر حلیہ نہ اندر دیکھا آپس میں نصف نصف یا تہائی حصہ کر لینگے ایسا شریک ہونا جائز ہے
جواب۔ ایسے معاملہ میں کوئی چیز نہیں معلوم ہوتا غرض میں ہے المسلمون علی شریک و منهم
 یعنی مسلمان اپنی شرط پر ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ ایک حرام آدمی کا مال
 گم ہو شریک جو حرام کو حلال کرے۔ یہ جو سوال میں شریک ہیں اسے کوئی حرام میں نہیں ہوتا
 لہذا ان کے جواز میں ضمانت نہیں واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ۔

سوال۔ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ ماہ شعبان الغفر کے شب برات کو چار بستہ
 بن مسلمان ہنگ چھوٹ بیٹے جمع ہو کر گھر گھر پھرتے ہیں اور اپنے گھر و زمین و دکان کے
 زمینداروں پر جو سو سے میوہ وغیرہ پھیر کر دیتے ہیں اور حضرت امیر حمزہ کا نام سن کر ہاتھ دھو کر
 ہیں اور پیچھے پیچھے جگہ پر حضرت امیر حمزہ کی پرستش کیا۔ دین کر کے بوسے ہیں اور بعد و کس
 عوم و حمام سے بارہ وغیرہ جلات ہیں۔ یہ سب کرا کیا ہے۔ بیوقوفانہ حرروا۔

الجواب

شب برات میں روشنی زائد کرنا یا فاتحہ حضرت امیر حمزہ کا پڑھنا قرون ثلاثہ سے ثابت نہیں ہے
 اور جو بات قرون ثلاثہ مشہور ہو یا با غیر سے ثابت ہو وہ جہت ہے۔ لہذا اس کے بدعت ہونا
 میں کوئی شبہ نہیں۔ ماعل اسکا۔ حق ہے۔ اور آتش بازی یا رود کا جلانا اسراف ہے اللہ تعالیٰ
 نے قرآن میں فرمایا ہے تکلوا و اشربوا ولا تسرفوا ان تله لا یحب المسرفین یعنی کھاؤ پیاؤ مگر
 نہ کرو اسراف کہنے والا کو مودہ و مست نہیں رکھتا ہے۔ اور قرون ثلاثہ میں بھی یہ عمل پایا
 نہیں گیا نہ ائمہ اربعہ سے۔ لہذا یہ فعل بھی اسراف اور بدعت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
 حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال ایک رافضی کہتا ہے کہ سولانا محمد سعید صاحب مکتب الاعتقاد میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
 عرش کا اور اس قدر بڑا کہ بیٹھ کر گیا اور پوچش ہو گیا یا نہ کا قول ہے یا نہیں۔

الجواب

صحت الاعتقاد نامی کتاب (جو ایک نور سید کی تہنیت ہے) اور ذہن نواب صدیق حسن خان مدظلہ کا جو یہ کہتا ہے اور سکا دھوکا ہے اور انھیں کا بعض افراد اسے اس مسلمانوں کو بچا چاہئے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ حمد محمد سعید خاں

سوال۔ کثرت ہو کر پانی پینا درست ہے یا نہیں۔ بیضا تو جردا۔

الجواب

کثرت ہو کر پینے کے بارے میں احادیث مختلفہ وارد ہوئی ہیں مگر ان کی احادیث راسخہ اور قویہ میں صحیح مسلم جلد دوم مثلاً میں ہے۔ عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب قائما۔ یعنی حضرت مسلم نے کثرت ہو کر پینے سے منع کیا ہے وہ روایت میں ہے لا یشرین احدکم ان یأخذ فی شرب قائما۔ یعنی کثرت ہو کر کوئی تم میں کا نہ پئے اگر کثرت ہو کر پئے تو گناہ ہے۔ جواز کی حدیث بھی اس سفر میں ہے سفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ مزہ دھو قائم یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی مزہ پلایا حالانکہ آپ کثرت تھے۔ تو دونوں روایتوں میں مطابقت یہ ہوگی کہ کثرت ہو کر پینا پانی مزہ پلانا ہے ہوائی کا پینا ہمارے نہیں خلاف ادا ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال۔ حق پینا و تبا کو کھانا کیسا ہے۔ بیضا تو جردا۔

الجواب

تبا کو کا پینا خواہ کھانا کر دہ ہے مگر چار اکترا میں ہے کہ نہ کھانے میں نہ ہو جو ہوائی جو کھانے کی حدیث یہ ہے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر مسکو میں شرب کبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سکر یعنی نشہ کرنے والی اور دماغ میں غور کرنے والی سے۔ غرض کھانے پینے سو گئے سب بچنا چاہئے۔ واللہ اعلم۔

حمد محمد سعید خاں اللہ علیہ السلام۔

سوال

مسلمان عورت کو نکاح چھینا نا اور کیل یا غلط پینا جائز ہے یا نہیں۔ بیوا تو جردا۔

جواب

میری تحقیق بین نکاح کا چھیننا تا حضرت مسلم کی ازواج مطہرات و بنات طہیات سے ثابت نہیں ہے نہ حضرت مسلم کے زمانہ میں ہو بلکہ عرب میں یہ امر مروج نہ تھا یہ رسم کلدانیوں کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت سے منع کیا ہے اور نیز رسول تغیر خلق اللہ لازم آتی ہے اور وہ منع ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال

ایک شخص اپنی بی بی کا ہر ایک ہزار روپیہ باغ و دھانیاں اس نے نقد ہر نو سو تیسے کے ہزار روپیہ کی زمین پر زمین دیدیا ہے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

اصل ہر ایک کے ہزار ایک ہزار چاہئے تھا اگر ایک ہی ہزار کی زمین دیدیا تو دوسرا ہر ایک ہو جاتا وہ ہزار کی زمین جو اس نے دیدیا ہے اسکا فضل ہو کہ ہر زیادتی تہرے زیادہ دینا بخیر ہے اور جائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہر دو ان امر و تمرا استبدال لا یج مکان زوج و التیمم احد الحق فقط مرا فلا تأخذوا منه شیئا یعنی اگر بی بی کے لئے دوسری بدلنا چاہو اور تم نے اسکو مال کثیر دیا ہے تو مت لو۔ اپنی زوجہ کو زائد دینا جائز ہے۔ خاوند کو فقیر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال

ہم اپنی حدیث کی نماز حنفی مقلد کے پیچھے ہوئی ہے یا نہیں اگر ہوئی ہو تو کس دلیل سے اور نہیں ہوئی تو کس دلیل سے۔ بیوا تو جردا۔

الجواب

میری تحقیق میں مقلد کو جان بوجھ کر امام نہ بنانا چاہئے۔ ا جعلوا التمسک ضیاعکم مرد الدام خلق نبی ہے امام ایچہ لوگوں کو بناؤ اگر اپنا اختیار نہیں جو کسی بھی مسجد میں کے کہ وہاں

امام حنفی مقلد ہے تو بموجب آیت و امر کوا مع الذاکھین یعنی مکتوا مع المصلین و کوا
اعن صلہ علیہ بن عتہ کہ مرواۃ البخاری و بموجب بعضی فی جامعہ و حدیث صلوا علی
کل مرد فاجر کے نواز کے ہو جائیگی زیادہ ببط اس مسئلہ کے متعلق میں ثبوت تحریری مقدم
آتا وہ میں لکھا ہے جبکہ حنواں یہ ہے پہلے عربی پھر اردو پھر انگریزی۔ واللہ اعلم بالصواب
الراقم العاجز محمد سعید عفا اللہ عنہ +

سار و سار
طبع سید الطالع
خط و ادرار
سے مکتبہ ۱۲

سوال

اگر کوئی زبردستی طلاق دے تو وہ طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب

طلاق زبردستی و لائے یعنی اگر اسے واقع نہیں ہوتی ہے۔ عن عائشہ قالت سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طلاق ولا عتاق فی اغلاق رواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و ترمذی
فی نیل الاوطار و قال فیہ و قولہ فی اغلاق بکسر الهمزة و سکون الدین المجرى و آخرہ
بقا و لا طلاق العرب بالکراہ یعنی حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہو گیا میں نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طلاق اور عتاق زبردستی سے نہیں ہوتا اغلاق کے معنی اگر اس کے ہیں اور بخاری
جلد دوم میں ہے کہ قال ابن عباس طلاق السکوان و المستکوان لیس بکراہ یعنی ابن عباس
فرمایا کہ طلاق نشہ والی اور زبردستی کئے گئے کی جائز نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔

محمد سعید عفی عنہ

سوال

ایک عورت کو ایک لڑکی مردہ پیدا ہوئی اور چند روز کے بعد اس کے بھائی کو لڑکی پیدا ہوئی
وہ عورت تین روز کے بعد اس لڑکی کو گود میں محبت سے لیتی ماہر کہتی تھی کہ یہی اس کا بیٹا
پچھائیوں میں لگائی اس کی چھاتیوں سے دودھ جاری ہوتا اور وہ دودھ پیتی اللہ کے فضل سے
وہ لڑکی سن شور کو پہنچی اور اس عورت کا ایک لڑکا عبدالمجید بانج ہو آیا اس کا نکاح اس سے



DBA000002585URD

ڑکی سے درست ہو یا نہیں ہے۔ بیوا تو بردا۔

الجواب

جید الجید کا نکاح اوس لڑکی سے نہیں ہو سکتا ہے بخاری جلد دوم ہے کہ فی الرضاۃ تقوم ما غیرہ
الولادۃ یعنی جو عورتیں رشتہ ولادت سے حرام ہو جاتی ہیں جیسے بہن بیٹی ایسے ہی رشتہ سے
بھی حرام ہوتی ہیں یہ لڑکی جید الجید کی بہن رضاعی ہوئی ہوگی کو نکاح جید الجید کی والدہ کی چھاتیوں سے
دو دو نکلتا تھا دو دو لڑکی پائی تھی واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ۔

سوال

بہن عورت کا خاوند مذکور ہو اس کا کیا حکم ہے۔ بیوا تو بردا۔

الجواب

جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور کوئی خبر نہ آوی تو نجس فتویٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وہ چار برس کے
بعد چار ماہ و تین یوم حد گذار کر نکاح کر لے سوطا امام مالک میں ہے۔ عن سعید ابن المسیب
ان عمر بن الخطاب قال ایما امرأة فقدت نرجساً فطمع بها رجل من عوام الناس فخطبها فخطبها
سین ثم تعقد اربعة اشهر وعشرا ثم غفل بین حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کہ جس عورت کا
خاوند گم ہو گیا بیش معلوم ہو کہ وہ کہاں ہے وہ چار برس انظار کی کہ پھر چار ماہ و تین یوم حد گذار
کر پھر نکاح کرے لکھائی ہو جائے گی تو اب حد گذارے کہ بعد پہنچے اس خط کے چار ماہ و تین
یوم حد گذار کر نکاح کرے یہی مذہب امام مالک کا ہے۔ وقت ضرورت سنیں گے یہی اس پر عمل
کیا ہے کہ بعد سعید ابن عباس سے حد گذار کر لے۔

سوال

جس عورت کا نکاح دو ولی نے نہ ہو شخصوں سے کرادیا اس کا کون نکاح صحیح ہے۔

الجواب

نکاح یہاں جو لڑکی کی رضا مندی سے ہو اسے صحیح ہے ورنہ نکاح جو بغیر رضا مندی لڑکی کے ہے

عازمین ہے۔ ڈک کو اختیار ہے کہ اس نکل ثانی کو فریق کرے اس میں اس عیاسی ان الہی
 صلہ خالی لایح احق بنفسہا من ولیدہا والیکو استاذن فی نفسہا و ازکھا صانہا
 سرا و صلہ کندا فی مشکوٰۃ یعنی رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیوہ زیادہ مستحق ہے اپنی نفس
 و اللہ کی نسبت اور کہہ اور ہی سے اس کے نفس میں اذن کیا جائے اذن اس کا خاصوش رستا
 اس کا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیوہ بالغہ کو ولی سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں
 عن خصائست۔ حدام ان اباءہا ردجھا وھی ثیب فکوحصتہ لک فانت رسول اللہ
 صلہ فرد نکاحیہا روا البخاری کنافی مشکوٰۃ یعنی منشا پیش خدام کی کہتی ہیں کہ او
 باپ یا اس کا علاج کر دیا حالانکہ وہ ثیبہ ہیں اور اپنے علاج کو ناپسند کیا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی
 خدمت میں آئی رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اس کا علاج کر دیا اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اس
 حدیث سے عاوم کہو اگر عورت نکاح سے ناغوش ہو تو وہ نکاح مردہ ہو سکتی اگرچہ باپ نہ
 ہی نکاح نہ تھا یا ہو۔ و اللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ از بنارس محلہ دارالنگر ۲۱ ذیقعدہ یوم یکشنبہ ۱۲۱۹ھ

تماوشد

باقی سنہ ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ کے فتاویٰ اول جلد میں صفحہ ۲۳۷ سے آخر تک مندرج ہیں۔
 خاکسار مرقد محمد ابوالقاسم شفیعی عنہ

متن

غیر نواہان یہ گمان کریں کہ وہ نام محمد سعید عفا اللہ عنہ جو ہم پہلے فتاویٰ کو جوڑا کرتے وہ اس وقت تک نہیں
 وکد بہت سے فتاویٰ جو اب تک ناسل و تسالی کے نقل نہیں کئے۔ افسوس! (عاجز ابوالقاسم بنارس)

(تقریباً ۱۲۱۰ھ میں بنارس میں)